عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۲ | ۱۶ تا ۲۲/ربیع الاول ۱۴۲۵ھ مطابق ۷ تا ۱۳/مئی ۲۰۰۴ء | شمارہ:۵۰

قیمت: ۷ روپے

خیانت کے اثرات

قادیانیت اسلام کے خلاف بغاوت کا دوسرا نام ہے

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کے دورہ اندرونِ سندھ کی رپورٹ

مصلحت یا غیرت

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

Email: editorkn@yahoo.com Website: http://www.khatme-nubuwwat.org http://www.khatm-e-nubuwwat.co

سنت کے مطابق بال رکھنے کا طریقہ:

س:...... بال رکھنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کے بال رکھے تھے؟ بڑے رکھے تو کتنے بڑے رکھے تھے؟ اگر چھوٹے بال تھے تو کتنے چھوٹے تھے؟ آج کل انگریزی بال بنائے جاتے ہیں۔ اس طرح کے بال دین دار اور عام لوگ دونوں رکھتے ہیں۔ اس کا کیا حکم ہے؟

ج:...... آج کل جو بال رکھنے کا فیشن ہے، یہ تو سنت کے خلاف ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک پر بال رکھتے تھے اور وہ عام طور سے کانوں کی لو تک ہوتے تھے، کبھی اصلاح کرنے میں دیر ہو جاتی تو اس سے بڑھ بھی جاتے تھے، لیکن آج کل جو نوجوان سر پر بال رکھتے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں بلکہ غیر قوموں کی نقل ہے۔

س:...... فجر کی نماز ایک مسجد میں پڑھی، پھر کسی کام سے مسجد سے باہر جانا ہوا، اشراق کی نماز دوسری مسجد میں یا گھر پر پڑھ سکتے ہیں؟ یا کہ اسی مسجد میں بیٹھے رہیں؟

ج:...... اگر کسی ضرورت سے جانا پڑے تو دوسری جگہ بھی اشراق کی نماز پڑھ سکتے ہیں، خواہ گھر پر پڑھیں یا کسی اور مسجد میں، البتہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ جو شخص فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور پھر اپنی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ اشراق کا وقت ہو جائے اور پھر اٹھ کر دو رکعتیں یا چار رکعتیں اشراق کی نماز پڑھے تو اس کو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے۔

دین پر عمل کرنے کی راہ میں رکاوٹیں:

س:...... ہم لوگ ایک متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، خدا کا شکر ہے کہ زندگی اچھی گزر رہی ہے لیکن دنیا کی نظروں میں تو ظاہر ہے کہ ہم غریب ہیں۔ اس پر ستم یہ کہ ہم الحمدللہ! پردہ کو اپنائے ہوئے ہیں اور آپ تو جانتے ہیں کہ آج کے معاشرے میں غریب لڑکیوں اور خاص کر باپردہ لڑکیوں کو کس نظر سے دیکھا جاتا ہے؟ جیسے وہ کسی اور ہی دنیا کی مخلوق ہوں۔ خیر ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں۔ اللہ ہم پر رحم فرمائے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ماں باپ ہمارے رشتوں کی طرف سے بہت پریشان ہیں۔ پہلے تین بہنوں کے رشتے آتے ہی نہیں تھے اور جو آتے تھے وہ بہت آزاد خیال لوگوں کے ہوتے تھے۔ آخر کار تھک ہار کر جب بہنوں کی عمریں نکلنے لگیں تو ایسے گھرانوں میں ہی رشتے طے کر دیے گئے جن کے یہاں بس دکھاوے کو خدا کا نام لیا جاتا ہے، لیکن والد صاحب نے رشتہ طے کرتے وقت شرط رکھی تھی کہ میری بیٹیاں پردہ نہیں توڑیں گی، جوان لوگوں نے قبول کر لیں اور بالآخر شادیاں ہو گئیں لیکن آپ خود سوچئے کہ جب گھر کے ماحول میں اس قدر آزادی ہو کہ کوئی لڑکی چادر تک نہ اوڑھتی ہو تو ایسے ماحول میں پردہ قائم رکھنا کتنا مشکل کام ہے؟ بہرحال اللہ میری بہنوں کو ہمت دے۔ اس ساری کہانی سنانے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے بہت سے جاننے والے ایسے ہیں جو بہت نیک لوگ ہیں، اس قدر نیک کہ ان کے یہاں اتنا سخت پردہ ہے کہ عورتوں کو کوئی برقع میں بھی آزادانہ پھرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا اور شریعت کے تمام قوانین کی پابندی ہوتی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ سب کے سب بہت امیر لوگ ہیں اس لئے وہ لوگ جب اپنے بیٹوں کی شادیاں کرتے ہیں تو امیروں کی بیٹیوں سے ہی کرتے ہیں۔ برائے کرم مولانا صاحب مجھے بتائیے کہ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ غریبوں کی بیٹیاں صرف اپنی غربت کے باعث ایسے گھرانوں میں بیاہی جانے پر مجبور ہوں جہاں وہ اللہ کے دین کی پابندی نہ کر پائیں جب کہ صاحب حیثیت لوگ صرف صاحب حیثیت لوگوں سے ہی رشتے جوڑتے چلے جائیں؟ جبکہ ان کے سامنے ہی ایسے گھرانے موجود ہوں جہاں نیک، شریف، باپردہ لڑکیاں موجود ہوں۔ کیا ہمیں یہ حق نہیں کہ ہم بھی تمام عمر اللہ کے دین پر قائم رہ سکیں؟ لیکن ہمیں ایک وقت مجبوراً ایسی جگہ جانا پڑتا ہے جہاں ہماری توقع سے بہت مختلف ماحول ملتا ہے، جہاں کوشش کے باوجود دین پر قائم رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آخر اس میں کس کا قصور ہے؟ ہم کس سے انصاف مانگیں؟

ج:...... آپ کی یہ تحریر تمام دین دار لوگوں کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ بہرحال اپنے معیار کے شریف اور دین دار گھرانوں کو تلاش کر کے رشتے کئے جائیں۔ بلکہ اگر کوئی غریب مگر شریف اور دین دار رشتہ مل جائے تو اس کو بڑے پیٹ والے لوگوں پر ترجیح دی جائے۔ اس نوعیت کے مسائل تقریباً تمام والدین کو پیش آتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس زمانے میں دین داری کی یہ قیمت بہت معمولی ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ایسے تمام والدین کی خصوصی مدد فرمائیں۔ آمین۔

ختم نبوت

جلد ۲۳ شمارہ: ۵۰ ۱۶ تا ۲۲ / ربیع الاول ۱۴۲۵ھ مطابق ۷ تا ۱۳ / مئی ۲۰۰۴ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

سرپرست اعلیٰ

خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

سرپرست

سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر مسئول

مولانا اللہ وسایا

... طوفانی

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
... ان: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں (حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)	6
قادیانی اسلام کے خلاف گھناؤنی سازشوں میں مصروف ہیں (مولانا محمد نذر رحمانی)	11
خیانت کے اثرات (ابوضیاء الرحمٰن ہزاروی)	12
قادیانیت اسلام کے خلاف بغاوت کا دوسرا نام ہے (طارق محمود صدیقی)	14
مصلحت یا غیرت؟ (اوریا مقبول جان)	19
اخبار عالم پر ایک نظر	21

زرتعاون بیرون ملک۔ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ... ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ... ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ... امریکی ڈالر
زرتعاون اندرون ملک۔ فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 الائیڈ اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
... فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat ...
Old Numaish M.A. Jinnah Road, ...
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالمی صورتحال اور نصاب تعلیم پر قادیانی اثرات

قادیانیوں نے موجودہ عالمی صورتحال میں اسلام دشمن قوتوں کا ساتھ دینے کی اپنی روش پر عملدرآمد جاری رکھا ہے اور کیوں نہ ہو؟ آخر وہ ایک اسلام دشمن قوت کا خود ساختہ پودا جو ٹھہرے۔ وہ اس ملک کی پیداوار ہیں جسے کبھی یہ گھمنڈ تھا کہ اس کے زیر تسلط علاقوں میں کبھی سورج غروب نہیں ہوتا' اور اب الحمدللہ! صورتحال یہ ہے کہ اس کے زیر تسلط علاقے میں کبھی سورج طلوع نہیں ہوتا' اور اگر خدانخواستہ کبھی طلوع ہو جائے تو وہ دن ان کے لئے عید کے دن سے کم نہیں ہوتا۔ بہرحال ذکر ہو رہا تھا قادیانیوں کا۔ قادیانیوں کی یہ عادت رہی ہے کہ جب بھی عالم اسلام کو مشکلات درپیش آئیں تو وہ خوشیاں مناتے ہیں اور اپنے سفید آقاؤں کے ہر اسلام دشمن اقدام پر خوب واہ واہ کرتے ہیں۔ قادیانیت درحقیقت نام ہی سفید طاغوت کی اسلام دشمنی کا ساتھ دینے کا ہے۔

موجودہ دور میں جب دہشت گردی کی آڑ میں اسلام اور مسلمانوں کو ہر انداز سے کچلنے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس ظلم کے نتیجے میں ضائع ہونے والی مسلم جانوں کی اصل تعداد کو چھپانے اور اس ظلم پر پردہ ڈالنے اور اسے ہر طرح سے جائز قرار دینے کی جس طرح کوششیں کی جارہی ہیں' وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ دنیا کے ہر مکتبہ فکر نے جس میں غیر مسلم بھی شامل ہیں' اس کی ہر طرح سے مذمت کی' حتیٰ کہ خود ان ممالک میں جو اس ظلم کے اصل ذمہ دار اور دہشت گردی کے اصل خالق ہیں' ان کی عوام نے بھی مسلمانوں پر اس ظلم کے خلاف شدید احتجاج کیا' لیکن قادیانی جماعت کے کسی رہنما تو دور کی بات' کسی ادنیٰ قادیانی نے بھی کبھی مسلمانوں کے خلاف ان اسلام دشمن اقدامات کی جھوٹے منہ بھی مذمت نہیں کی۔ ظاہر ہے کہ وہ ایسا کرتے بھی کیوں؟ کیونکہ ان کے نزدیک تو مسلمان ''کافر'' اور اسلام ''شیطانی مذہب'' ہے (نعوذ باللہ) وہ تو مسلمانوں کو انسان ہی نہیں سمجھتے بلکہ مسلمان مردوں کو ''بیابانوں کے سور'' اور مسلم خواتین کو ''کتیوں'' سے بھی بدتر تصور کرتے ہیں۔ ان کی نظر میں یہودیوں اور ہندوؤں کی تو پھر بھی کوئی عزت ہوگی مگر وہ مسلمانوں کو ان کے برابر مقام دینے کے لئے بھی تیار نہیں۔ عیسائیوں بالخصوص سفید چمڑی والوں کی تو بات ہی چھوڑیں' وہ تو قادیانیوں کے مائی باپ ہیں' قادیانیوں نے مسلمانوں کو سکھوں کے برابر بھی کبھی نہیں سمجھا ہے۔

ایک طرف قادیانیوں کا مسلمانوں کے خلاف یہ رویہ ہے' اور دوسری طرف نام کے مسلمانوں کا رویہ یہ دیکھیں جو اپنے آپ کو لبرل' آزاد خیال اور نہ معلوم کیا کیا قرار دیتے ہیں۔ ان نام کے مسلمانوں نے پاکستان میں قادیانیوں کو ایسی کھلی چھوٹ دینے کی روش اپنائی ہے کہ خود قادیانیوں کو بھی اس پر حیرت ہوتی ہوگی۔ یہ نام کے مسلمان حکومت میں شامل ہیں' بیوروکریسی کے ستون ہیں' سی بی آر' فوج' پولیس' خزانہ' دفاع سمیت تمام اہم سرکاری محکموں کے کرتا دھرتا ہیں۔ یہ ہر اس چیز سے بچتے ہیں جس کا اسلام ان سے مطالبہ کرتا ہے اور ہر وہ کام کرتے ہیں جو قادیانیوں اور دیگر اسلام دشمن قوتوں کے مفاد میں جاتا ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کو اپنی ارتدادی تبلیغ کرنے کی غیر سرکاری اجازت دی ہوئی ہے جس کی وجہ سے قادیانیوں کو کھلم کھلا اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ کی جرأت ہوئی جبکہ انہوں نے مسلمان مبلغین کو مختلف حیلے بہانے سے تنگ کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہوں کو مسلمانوں کی مساجد کی شکل میں تعمیر کرنے اور ان کے نام مساجد کی طرز پر رکھنے کا کوئی نوٹس نہیں لیا جس کی وجہ سے قادیانیوں کو مزید اسلام دشمن اقدامات اٹھانے کی شہ ملی۔

ان نام کے مسلمانوں نے اگلا حربہ یہ آزمایا کہ کسی طرح اسلامی تعلیمات کو مسلمانوں کے دماغ سے بھلا دیا جائے اور نئی نسل کو ان تعلیمات سے یکسر محروم کر دیا جائے جس کا لازمی نتیجہ ان کے خیال میں نئی نسل کے قادیانیوں کا شکار بننے کی صورت میں نکلے گا۔ چنانچہ اس کے لئے عملی اقدامات اٹھائے گئے۔ اسلام آباد میں قائم ایس ڈی پی آئی نامی ادارے کے نام نہاد محققین نے نصاب تعلیم پر ''ریسرچ'' شروع کی اور اپنی رپورٹ میں اس کے مختلف حصوں کو حذف کرنے کا مشورہ دیا۔ ''محققین'' کی اس ٹیم کے کتنے ممبر قادیانی تھے؟ اس کی کوئی تفصیلات تاحال معلوم نہیں ہو سکی ہیں۔ تاہم یہ بات یقینی ہے کہ اسلام دشمنی کے اتنے بڑے اقدام کے پیچھے قادیانیوں کا کوئی نہ کوئی ہاتھ ضرور ہے۔ اس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ بعض اخباری اطلاعات کے مطابق بعض کتب میں عقیدۂ ختم نبوت کے باب میں تبدیلی کر کے ختم نبوت کے عقیدہ کے بارے میں دوٹوک

الفاظ کو قصداً مبہم بنانے کی کوشش کی گئی ہے جسے مستقبل میں کسی بھی وقت تبدیل کر کے مرزا قادیانی کی نبوت کی راہ ہموار کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔ اس سازش کے پیچھے جو ادارہ کام کر رہا ہے (یعنی ایس ڈی پی آئی) ماضی میں یہ ادارہ معاصر روزنامے "ڈان" کی مختلف اشاعتوں میں اس قسم کے اشتہارات شائع کرواتا تھا' جس میں یہ تحریر ہوتا تھا کہ "پاکستان میں احمدیوں اور عیسائیوں کا قتل عام روزمرہ کا معمول ہے" اور اس کے نیچے مختلف مشہور زمانہ سیاسی و سماجی شخصیات کی جانب سے اس "قتل عام" کی مذمت ہوتی تھی۔ ایس ڈی پی آئی اپنے اسلام دشمن اقدامات اور قادیانیت نوازی کی اپنے سفید آقاؤں اور ان کی قادیانی ذریت سے کیا قیمت وصول کرتا ہے؟ یہ ہنوز ایک راز ہے' لیکن جس قسم کے اسلام دشمن اقدامات اس ادارے کی جانب سے "ریسرچ" کے نام پر تجویز کئے جارہے ہیں اور حکومت جس طرح تابعداری کے ساتھ ان اقدامات کو عملی جامہ پہنارہی ہے' وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ یقینی طور پر ان دونوں نے اس کی کوئی بہت بھاری قیمت وصول کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کے زیر انتظام کام کرنے والے محکمہ تعلیم کے کارپرداز کسی طور پر نصاب تعلیم میں تبدیلی کو اپنی غلطی ماننے کے لئے اب بھی تیار نہیں بلکہ اس تبدیلی بلکہ تحریف کو جائز اور درست ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے۔ آخر "ونڈرفل وومن منسٹر" کے الفاظ کے اچھے نہیں لگتے بالخصوص جبکہ وہ آقاؤں کی جانب سے کہے گئے ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہی وہ ٹاسک تھا جس کی انجام دہی کے لئے بلوچستان کے ایک پسماندہ علاقے کی ایک معمولی اسکول ٹیچر کو "وفاقی وزیر تعلیم" جیسے اعلیٰ عہدے پر فائز کیا گیا اور ایس ڈی پی آئی جیسے اداروں کی بے سروپا' جاہلانہ اور مکمل طور پر اسلام دشمن تجاویز کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ یہ درست ہے کہ سیاسی و مذہبی حلقوں کی جانب سے نصاب کے بعض حصوں کی تبدیلی کے خلاف شدت سے آواز اٹھائی گئی' جس پر حکومت نے ان حصوں کی تبدیلی کے عمل سے پہلوتہی اختیار کی لیکن عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے کی جانے والی نصابی تبدیلیوں پر فی الحال کوئی سخت ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ اس موقع پر ہم سیاسی و مذہبی حلقوں کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق الفاظ کو نصاب میں مبہم بنانے پر بھی اسی شدت سے آواز اٹھائیں جس شدت سے فریضہ جہاد کے حوالے سے آواز اٹھائی بلکہ اس کے بارے میں زیادہ شدت کی ضرورت ہے کیونکہ اس کا تعلق براہ راست عقیدے سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے۔ ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ نصاب تعلیم کو قادیانیوں کے اثرات سے پاک کرے اور عقیدۂ ختم نبوت سمیت کسی بھی اسلامی فریضے کے خلاف لب کشائی یا نصاب میں اسے تبدیل کرنے سے گریز کرے ورنہ اس کا حشر مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی سے مختلف نہ ہوگا۔ اگر حکومت نے ایس ڈی پی آئی جیسے اداروں کو بند نہ کیا تو مسلمان خود ان اداروں کو بزور قوت بند کرنے پر مجبور ہوں گے۔ ایسے ادارے ملکی سالمیت کے لئے شدید خطرہ ہیں۔ انہیں فوراً بند کرنا ملکی مفاد میں ہے اور اشد ضروری ہے۔ جناب صدر! اس ملک کو قادیانیوں کے اثرات سے پاک کیجئے۔ یہ ملک قادیانیوں نے نہیں بنایا بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں نے بنایا ہے۔ یہاں مرزا قادیانی کی جعلی نبوت نہیں چلے گی بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر نبوت و رسالت چلے گی۔ اگر آپ نے قادیانیوں کو لگام نہ دی اور ان کے آقاؤں کی خواہش پر ہر غیر اسلامی چیز کو اسلامی باور کرانے کی روش اختیار کی تو یاد رکھئے کہ قیامت کے دن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ہوں گے اور آپ کا گریبان۔ برائے کرم اپنی نجات کا سامان کیجئے اور اسلام کا دست و بازو بنئے۔ اسلام ہی آپ کو نجات دائمی دلاسکتا ہے۔ مسلمانوں کا ساتھ دیجئے اور غیر مسلموں سے دوری اختیار کیجئے۔ نصاب تعلیم کو قادیانیوں کے اثرات اور اسلام دشمن قوتوں کے احکامات سے پاک رکھئے۔ یہی آپ کے اور قوم کے مفاد میں ہے' اور اس ملی مفاد کا خیال رکھنا آپ کا فریضہ ہے۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ "ختم نبوت" کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایاجات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاد دہانی کے خطوط ارسال کئے جاچکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایاجات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی بذریعہ منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہورہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ : خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

قرآن مجید ہی ہے کہ ہمیں ہر موقع اور ہر شے میں اس کی ضرورت ہے' کوئی حالت ہماری ایسی نہیں کہ ہمیں اس کی ضرورت نہ ہو' لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ اگر کپڑا بننے کی ضرورت ہو یا مکان بنانے کی ضرورت ہو یا کوئی مشین چلانے کی ضرورت ہو تو اس کا بھی طریقہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ ہم اس کا دعویٰ نہیں کرتے اور نہ ہم سب اس کو نباہ سکتے ہیں' اگرچہ بعض لوگوں نے اس کا بھی التزام کیا ہے چنانچہ شیخ محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب ہے "شجرۂ نعمانی" اس کا نام ہے۔ انہوں نے اپنے زمانے سے لے کر نفخ صور تک کے حالات صرف سورۂ روم کی اول آیات سے لکھے ہیں اور اس میں علم جفر و تکسیر وغیرہ سے کام لیا ہے۔ حروف کے اعداد لے کر ان کے اندر کچھ قواعد جاری کئے ہیں۔ اصل میں تو واقعات ان کو منکشف ہوئے ہیں' انہوں نے خاص ذوق و سلیقہ سے ان آیات سے ان کو چسپاں کر دیا ہے اور یہ سب رموز ہیں' پھر اس کی شرح بھی خود ہی لکھی ہے' وہ بھی رموز میں ہے' پھر کسی بزرگ نے اس کی شرح کی بھی شرح لکھی ہے لیکن وہ بھی رموز اور اشارات میں ہے' باوجود اس قدر اخفاء کے پھر ڈر ہوا ہے کہ کوئی سمجھ کر ظاہر نہ کر ڈالے' اس لئے ماتن اور شارح دونوں نے بے انتہا قسمیں دی ہیں کہ اگر کوئی ان کو سمجھ جائے تو منہ پر نہ لائے' بعضوں نے اور علوم بھی قرآن مجید سے نکالے ہیں اور اسی بنا پر بعض لوگوں نے کہا:

جمیع العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنه افهام الرجال

ترجمہ: قران پاک میں جملہ علوم ہیں' لیکن لوگوں کی عقل و فہم وہاں تک پہنچنے سے عاجز ہیں۔

ہر شخص کا مذاق جدا ہے' ہمارا مذاق تو اس کے خلاف ہے' ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہر کتاب کا کمال اس کے موضوع کے اعتبار سے ہوتا ہے' یعنی جس فن کی وہ کتاب ہے' اس فن میں یکتا ہونا اور زوائد سے خالی ہونا یہی اس کی خوبی ہے' طب اکبر کی یہ خوبی نہیں ہے کہ اس میں غیر طب کے بھی مسائل ہوں' مثلاً صرف و نحو کے مسائل اس میں مذکور ہوں' اس کا کمال تو یہ ہے کہ اس میں طب کے مسائل خوبی سے درج ہوں' ہاں! ان کے ضمن میں یا ان مسائل کی تتمیم کے لئے اگر دوسرے فن کے مسائل آ جائیں تو مضائقہ نہیں' جیسے نفیسی کی کلیات میں فلسفہ سے کام لیا گیا ہے' بس قرآن مجید ایک طب کی کتاب ہے' آپ کو یہ جملہ سن کر شاید شبہ ہوا ہوگا کہ قرآن مجید میں گل بنفشہ کا تو کہیں ذکر نہیں' پھر اس کو طب کیسے کہہ دیا؟ صاحبو! میری مراد طب سے طب جسمانی نہیں ہے' طب روحانی ہے' یہ طب وہ ہے' جس کی نسبت فرماتے ہیں:

چند خوانی حکمت یونانیاں
حکمت ایمانیاں راہم بخواں

ترجمہ: "تم کب تک حکمت یونانی کی کتابیں پڑھو گے حکمت ایمانی و معرفت کی بھی کتابیں پڑھو۔"

آگے دونوں طبوں کی غایت بیان فرماتے ہیں:

صحت ایں حس بجوئید از طبیب
صحت آں حس بجوئید از حبیب
صحت ایں حس ز معموری تن
صحت آں حس ز تخریب بدن

ترجمہ: "اس حس جسمانی کی درستی چاہتے ہو تو طبیب سے رجوع کرو اور اگر اس حس روحانی کی درستی منظور ہے تو مرشد کامل سے رجوع کرو' حس جسمانی کی صحت بدن کی درستی سے ہوتی ہے اور حس روحانی کی صحت بدن کی تخریب سے ہوتی ہے۔"

تو قرآن مجید اس طب کی کتاب ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ طب بدنی کی کتابوں میں تو امراض بدنیہ اور ان کے علاج اور تدبیریں لکھی ہیں'

جس کا ثمرہ صحت و بقا محدود دنیوی ہے اور قرآن مجید جس طب کی کتاب ہے اس میں امراض نفسانیہ اور ان کا علاج مذکور ہے اور اس کا ثمرہ ہلاکت ابدی سے نجات ہے۔ پس قرآن مجید میں صرف اس طب کے مسائل ہونا قرآن مجید کا عین کمال ہے اور دوسرے مسائل اپنے ذہن سے اس میں سے نکالنا یہ قرآن مجید کے لئے نقص کا باعث ہوگا۔ باقی بزرگوں کے کلام میں جو غیر فن کے بعض اسرار کا تعلق قرآن مجید سے متوہم ہوتا ہے سو وہ مدلولات کی حیثیت سے نہیں بلکہ لطائف کے درجے میں ہے۔ آج کل بہت سے قرآن مجید کے دشمن دوست نما پیدا ہوئے ہیں جو قرآن مجید میں سے سائنس کے مسائل درجہ دلالت میں ثابت کرتے ہیں۔ یہ سخت دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں' وہ تو فخر کے طور پر کہتے ہیں کہ جو مسئلہ اہل یورپ اور سائنس دانوں نے آج سمجھا ہے وہ قرآن مجید میں تیرہ سو برس پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکل چکا ہے لیکن فی الواقع:

دوستی بے خرد چوں دشمنی ست
حق تعالیٰ زیں چنیں خدمت غنی ست

ترجمہ: ''بے عقل کی دوستی دشمنی ہے' حق تعالیٰ ایسی خدمت سے بے پرواہ ہیں۔''

خدا تعالیٰ کو اور خدا تعالیٰ کے کلام کو اس خیر خواہی کی ضرورت نہیں۔ یاد رکھو! اس مسلک میں کئی طرح کی دشمنی ہے اور مولوی لوگ ان مسائل کی تحقیق قرآن مجید کے ساتھ زبردستی چسپاں ہوسکنے کی تقریر سے بے خبر نہیں ہیں۔ چنانچہ میں حالانکہ ایک ادنیٰ طالب علم ہوں مگر خود میرے پاس اس کا بڑا دفتر ذہن میں موجود ہے لیکن ان ہی خرابیوں کے سبب قرآن مجید سے ان کو کبھی متعلق نہیں کیا جاتا' بقول بزرگے:

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

ترجمہ: ''راز کا فاش کرنا مصلحت کے خلاف ہے ورنہ تو مجلس عارفین میں کوئی چیز ایسی نہیں کہ نہ ہو۔''

ہمارے زمانے کے یہ محققین تو یوں سمجھتے ہیں کہ ان ملانوں کو خبر نہیں ہے۔ صاحبو! ان مدعیوں کو تو ایک ہی خبر ہے کہ یہ مسائل' قرآن مجید سے اس طرح نکلتے ہیں اور ملانوں کو اس کی بھی خبر ہے اور اس میں جو مضرت ہے' اس کی بھی خبر ہے' چنانچہ اہل نظر و تحقیق کے نزدیک ایک خرابی جو اس کے لئے لازم غیر منفک ہے یہ ہے کہ جس فن کی وہ کتاب ہے' وہ مسئلے اس فن کے نہیں' طب کی کتاب اگر کوئی لکھے اور اس میں ایک فصل تو لکھے امراض راس کی اور آگے اس کے ''فعل' فعلا' فعلوا'' کی بحث لکھے' پھر دوسری فصل لکھے' امراض بطن کی اور تیسری فصل میں ''یفعل' یفعلان'' کی بحث لکھ دے تو یہ کتاب کیا ہوگی؟ آدھی میزان الطب اور آدھی میزان الصرف اس کو کہا جائے گا۔ پھر اس کو اگر اہل علم کے روبرو پیش کیا جائے تو اس کتاب کو کون پسند کرے گا؟ تو کیا قرآن مجید سے یہ لوگ استنباط کرتے ہیں اور جن کے اوپر بڑا فخر و ناز ہے وہ کوئی وقیع مسائل بھی نہیں۔ سب محمد و معاون شکم و دہن کے ہیں۔ تو جن کے نزدیک شکم و دہن اور ان کی خدمت بڑی چیز ہے ان کے نزدیک یہ مسئلہ بیشک مہتم بالشان اور مایہ فخر و ناز ہوں گے' ہم تو ان کو کچھ بھی نہیں سمجھتے اور اگر وہ ایسے مسائل ہوں جن میں شکم و دہن کی بھی امداد نہیں تو پھر تو بالکل ہی لغو ہوں گے' کیونکہ نہ آخرت کے لئے مفید' نہ دنیا کے لئے نافع' حاصل یہ کہ وہ مسائل اگر کچھ کام کے ہیں تو دنیا ہی کے کام کے ہیں' تو جن کے نزدیک دنیا بڑی چیز ہے وہ ان مسائل پر فخر کریں اور جن کو دنیا اس کی اصلی حالت پر نظر آ رہی ہو اور وہ اصلی حالت کیا ہے؟ یہ ہے کہ ''اگر دنیا' اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کی برابر ہوتی تو کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی کا بھی نہ پلاتے۔'' پس ان کے نزدیک تو یہ مسائل باد در دست اور نقش بر آب (ہوا ہاتھ میں اور نقش آب پر) سے بھی کم ہیں' ان کی تحقیقات کی اہل نظر کی نظروں میں ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص تھانہ بھون کا جغرافیہ لکھے اور اس میں اس نے یہ تو لکھا ہے کہ فلاں جگہ جامع مسجد ہے اور وہ ایسی ہے اور بازار اس قسم کا ہے اور فلاں موقع پر قاضی نجابت علی خان کا مکان ہے لیکن کسی جگہ لونڈیوں نے کھیلنے کے لئے گارے سے پیر گھوڑا بنایا تھا' بھلے مانس نے اس جغرافیہ میں وہ بھی لکھ دیا' تو ظاہر ہے کہ جغرافیہ داں اور اہل علم اس شخص پر کیسا کچھ ہنسیں گے اور کس قدر بے وقوف بنائیں گے؟ سو اسی طرح اہل بصیرت بھی اس زمانے کے محققین کی تحقیقات پر ہنستے ہیں' واللہ! دنیا کے مسائل' قرآن مجید میں ہونا ایسے ہی ہے بلکہ اس سے بھی کمتر جیسے اس جغرافیہ میں لڑکیوں کا ریب کا گھر اور منشاء اصلی ان تحقیقات کی قرآن میں داخل کرنے کا یہ ہے کہ یہ لوگ اہل یورپ کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر بلکہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر جانتے ہیں۔ چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ان کے موافق ہو تو مانتے ہیں ورنہ اس میں پھیر پھار کرتے ہیں۔ پس جو مسائل ان لوگوں نے سمجھے ہیں قرآن مجید کو ان کی موافق بنانے کے لئے ان کو قرآن سے استنباط کرنے کی کوشش کرتے ہیں' تو ان اقوال اور ان تحقیقات کو تو ان لوگوں نے اصل ٹھہرایا اور قرآن کو تابع۔ سو اس منشاء کا فساد ظاہر ہے' سو بناء بھی فاسد' پھر اس پر ان مسائل کا بوجھ

دنیوی ہونے کے بوقعت ہونا گویا مبنی کا فاسد ہونا ہے۔ پھر قرآن مجید سے استنباط کرنا بناء الفاسد علی الفاسد (فاسد کی فاسد پر بنا) ہے چنانچہ ان کے بے وقعت ہونے کی مسلمان کے نزدیک یہ کافی دلیل ہے کہ خداتعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا کی تحقیر اور توہین کریں اور پھر ان حضرات کو اس پر فخر ہے' ناز ہے۔ یاد رکھئے! آپ کے نزدیک اس وقت دنیا قابل قدر و وقعت ہے اور جب "کل من علیھا فان" (جتنے روئے زمین پر موجود ہیں سب فنا ہو جائیں گے) کا ظہور ہوگا اور آپ جو اس وقت من چنیم من چنانم (میں ایسا ہوں میں ویسا ہوں) کر رہے ہیں' آپ بھی اس من (عربی من) میں داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت معلوم ہوگا کہ ہم کس مہملات میں مبتلا ہیں۔ آج جس سکہ کی قدر ہے کل وہاں اس کی کچھ قدر نہ ہوگی اور اس سکہ کی وہی مثال ہوگی کہ باپ نے اپنے نادان لڑکے کو ایک روپیہ جس پر سیاہی لگی ہوئی تھی دیا۔ لڑکا اس کو لے کر جو باہر نکلا تو کسی ٹھگ نے دیکھ لیا' ٹھگ کے پاس ایک شیشہ کا ٹکڑا تھا جو چمک دمک ظاہری میں اس روپیہ سے بڑھ کر تھا' اس لڑکے کو اس نے دھوکہ دے کر وہ روپیہ لے لیا اور شیشہ کا ٹکڑا دے دیا' اب لڑکا خوش ہے کہ میرے پاس روپیہ ہے' جب بازار پہنچے تو میوہ فروش کو وہ روپیہ دیا' اس نے اٹھا کر پھینک دیا کہ یہ روپیہ یہاں نہیں چلتا' یہ مصنوعی اور ظاہری بازار میں چلتا ہے' یہ تو واقعی اور سچا بازار ہے' یہاں سچا سکہ چلے گا' اب یہ لڑکا تہی دست رہ گیا' اس وقت سمجھ میں آیا:

کہ بازار چندانکہ آگندہ تر
تہی دست را دل پراگندہ تر

ترجمہ: "بازار جس قدر بھرتا اور رونق پر آتا ہے تہی دست کا دل (اسی قدر) زیادہ پراگندہ ہوتا ہے۔"

اس وقت سوائے حسرت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا' یہ سب قصہ موت کے ساتھ ہی نظر آجائے گا' یہ سائنس کے مسائل اور ان تحقیقات جدیدہ کا وہاں پتہ بھی نہ لگے گا: "اور وہ تمہارا دعویٰ سب تم سے غائب ہو گیا۔" الحاصل ایک خرابی تو قرآن شریف سے مسائل سائنس وغیرہ کی ہوئی۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ سائنس کے مسائل ہمیشہ متبدل ہوتے رہتے ہیں۔ پرانی سائنس آج کل گرد ہو رہی ہے' حال کی سائنس میں خود اختلاف ہے اور ممکن ہے آئندہ جو محققین پیدا ہوں ان کی تحقیقات اس کے بالکل خلاف ہوں' تو آج اگر کسی سائنس کے مسئلے کو قرآن مجید کی تفسیر بنا دیا اور یہ ثابت کر دیا اور تسلیم کر لیا کہ یہ مدلول قرآنی ہے تو کل کو جبکہ ان مسائل کی غلطی ثابت ہو جائے گی۔ ایک ادنیٰ سا ملحد اس کو غلط ثابت کر کے پھر اس سے قرآن مجید کا نعوذ باللہ خلاف واقعہ ہونا دکھلا دے گا اور مخالفین کو یہ کہنے کی گنجائش ہو جائے گی کہ تمہارے مذہب کی یہی کتاب ہے جس میں ایسے خلاف واقعہ مسائل ہیں' پس یہ مسلک درحقیقت قرآن کی خیرخواہی نہیں بلکہ بدخواہی ہے' تیسری خرابی اور ہے اور اس کو میں بے غیرتی سے تعبیر کرتا ہوں' وہ یہ ہے کہ ان مسائل کو مدلول قرآنی بناتے ہیں' گویا اہل یورپ کو احسان جتلانے کی گنجائش دیتے ہو کہ وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری بدولت آج قرآن مجید کے معنی معلوم ہوئے' اگر ہم ان مسائل کی تحقیق نہ کرتے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر اس وقت تک کسی کو قرآن مجید کا پتہ نہ لگتا اور تم کو غیرت دے دے کر وہ کہیں گے کہ کہاں گئے ابوبکرؓ؟ کہاں گئے عمرؓ؟ کہاں ہیں غزالیؒ؟ اور کہاں ہیں ابن عباسؓ؟ دیکھو ان حضرات میں سے کسی نے قرآن مجید کو نہیں سمجھا' پھر سمجھایا کس نے؟ یورپ کے دہریوں نے' جرمنی کے ملحدوں نے' افسوس جب ایسا ہوگا تو ڈوب مرنے کا وقت ہوگا' خدا کی قسم! ہمارے یہاں سب کچھ ہے اور دوسروں کے یہاں کچھ نہیں' کیوں ان کی کاسہ لیسی کی جاتی ہے اور کیوں قرآن مجید میں ان کی خاطر سے تحریف کی جاتی ہے۔

خود تمہارے اندر سب کچھ ہے' تمہارے اندر وہ نور موجود ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے تم کو کسی کی حاجت نہیں' اس نور کی طرف توجہ کرو' دیکھو تو کیا کیا علوم کھلتے ہیں' جن کے سامنے یہ علوم مادیہ سب خرافات نظر آئیں گے:

بینی اندر خود علوم انبیاء
بے کتاب و بے معین و استاد

ترجمہ: "اپنے اندر بے کتاب اور بغیر معین واستاد کے انبیاء جیسے علوم پاؤ گے۔"

اس وقت تم کو معلوم ہوگا کہ وہ سب تحقیقات' بچوں کا کھیل تھا' پس اے مہذبین کی جماعت! اس کا ہرگز ہرگز وسوسہ بھی نہ لاؤ کہ قرآن مجید میں ساری چیزوں کو ٹھونسو ہاں! ضمناً تبعاً کوئی مسئلہ اس حیثیت سے آجائے کہ اس کو بھی طب روحانی میں دخل ہو تو اور بات ہے۔ چنانچہ اتنی سائنس قرآن مجید میں بھی موجود ہے' جہاں ارشاد ہے:

"بے شک آسمان و زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے ادل بدل میں اور جہازوں میں جو چلتے ہیں سمندر میں وہ چیزیں لے کر جو نفع دیتی ہیں لوگوں کو اور پانی میں جو اتارا ہے اللہ نے آسمان سے پھر جلا دیا اس سے زمین کو اس کے مرنے (خشک ہونے) کے بعد اور پھیلا دیئے اس میں ہر قسم کے جانور اور ہواؤں کے پھیرنے میں اور بادل میں جو

گھرا ہوا ہے آسمان' زمین کے درمیان
میں (سب میں) دلیلیں ہیں ان لوگوں
کے واسطے جو عقل رکھتے ہیں۔''

سو ان آیات سے ان چیزوں کی تحقیقات منظور نہیں کہ اس حیثیت سے اس کا طب روحانی سے کوئی تعلق نہیں' بلکہ اس سے مصنوع سے صانع پر استدلال کیا ہے کہ یہ سب مصنوع ممکن ہیں' ان کے لئے کوئی محدث ضروری ہے اور اس حیثیت سے اس کا تعلق طب روحانی سے ظاہر ہے۔ دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

''اور ہم نے بنایا آدمی کو چنی ہوئی
مٹی سے' پھر ہم نے اس کو رکھا نطفہ بنا کر
مضبوط جگہ (عورت کے رحم) میں' پھر ہم
نے بنایا اس نطفہ کو لوتھڑا' پھر ہم نے اس
لوتھڑے کی بنائی بوٹی' پھر بنائی بوٹی کی
ہڈیاں' پھر پہنا دیا ہڈیوں کو گوشت' پھر اس کو
بنا کر کھڑا کیا ایک نئی صورت میں' تو بابرکت
ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔''

اس پر بے شک ہم فخر کریں گے کہ قرآن مجید نے ہمیں کیسے عجیب و غریب مسئلہ کی تعلیم کی ہے اور جی کھول کر ہم اس کو مدلول و منصوص قرآنی کہیں گے۔ باقی اور علوم جو بزرگوں نے قرآن سے نکالے ہیں' ان کو یہ کہیں گے کہ منطبق علی القرآن ہیں' مدلول قرآن نہیں ہیں' یوں نہ کہیں گے کہ ثابت بالقرآن ہیں' ہاں! منطبق موافق کہہ دیں گے چنانچہ اوپر بھی اجمالاً عرض کیا گیا ہے اور مدلول اور منطبق میں بڑا فرق ہے۔ ایک مثال سے آپ کو اس کا فرق ظاہر ہوگا۔ فرض کرو کہ ایک شخص کے پاس حجام آیا اور اس نے کہا کہ خط بنوا لیجئے' اس نے جواب دیا کہ بڑھنے دو' اتفاق سے جس وقت اس نے یہ جواب دیا تھا' کے والوں کی طرف سے ڈوم بھی ان کی لڑکی کی شادی کا خط لے کر آیا' وہ بھی اتفاق سے اس جواب سے اپنا مطلب نکال لے تو یہ جواب ''بڑھنے دو'' دونوں سوالوں کا ہو سکتا ہے' اول سوال کا تو اس طرح کہ خط بڑھنے دو' جب بڑھ جائے گا تب بنوائیں گے۔ دوسرے سوال کا اس طور پر کہ لڑکی ابھی چھوٹی ہے' اس کو بڑھنے دو' پس پہلے معنی کو تو مدلول کہیں گے اور دوسرے کے مدعا پر اس کو صرف منطبق کہیں گے۔ قصد تو یہ تھا کہ نائی کو جواب دیں' لیکن یہ کلام کی لطافت ہے کہ وہ ڈوم کا بھی جواب ہو گیا۔ پس اس کو نکتہ اور لطیفہ کہہ سکتے ہیں اور تفسیر نہیں کہہ سکتے۔ یہاں سے ایک بات اور کام کی سمجھ میں آئی' وہ یہ ہے کہ صوفیہ کرام نے آیات کے متعلق کچھ بصورت تفسیر کے کہا ہے مثلاً ''فرعون کے پاس جاؤ' اس نے بڑی شرارت اختیار کی ہے'' کے متعلق لکھا ہے: ''اے روح! نفس کے پاس جا' اس نے بڑی شرارت اختیار کی ہے اور ذبح کر دو نفس کے بیل کو'' تو ان تاویلوں کو دیکھ کر دو جماعتیں ہو گئی ہیں: ایک تو جو صوفیہ کی محبت سے خالی ہیں اور ''منصوص کو ظواہر پر محمول کرتے ہیں'' کے پورے پابند ہیں' انہوں نے تو ان تاویلات کا بالکل انکار کر دیا کہ کہاں فرعون' کہاں نفس؟ کہاں موسیٰ' کہاں روح؟ یہ تو ایسا ہے کہ زمین بول کر آسمان مراد لے لیں' اور صوفیہ کو اس بنا پر ضال و محرف کہہ کر ان کے منکر ہو گئے' سو ان کو تو یہ ضرور ہوا کہ حضرات اہل اللہ کی برکات سے محروم ہو گئے' دوسرے وہ تھے جو ان حضرات کی محبت میں غرق ہیں وہ یہ کہنے لگے کہ قرآن کا مدلول اور تفسیر یہی ہے' علماء ظاہر نہیں سمجھے' اس میں تو سارا قصہ باطن کا ہے' پھر اس بات میں ان غالین کا یہاں تک غلو بڑھا کہ بعض جگہ تو انہوں نے قرآن مجید کی گت ہی بنا دی۔ جیسے ایک حکایت ہے کہ ایک جلد ساز تھے' جو شخص کتاب یا قرآن جلد بندھوانے لاتا تھا' وہ اس میں کچھ اصلاح ضرور کر دیا کرتے تھے' ایک شخص قرآن شریف جلد بندھوانے کے لئے ان کے پاس لائے اور کہا کہ اس کی جلد باندھ دو مگر شرط یہ ہے کہ کچھ اصلاح نہ دیجیو' کہنے لگے کہ اب تو میں نے توبہ کر لی ہے' جب جلد تیار ہو گئی تو اس شخص نے پوچھا کہ کچھ اصلاح تو نہیں دی' کہنے لگے کہ توبہ توبہ میں کیا اصلاح دیتا مگر دو تین جگہ تو صریح غلطی تھی اس کو صحیح کر دیا' ایک جگہ تو یہ تھا ''عصیٰ ادم'' تو یہ صریح غلطی ہے عصا تو موسیٰ کا تھا' میں نے اس جگہ بجائے آدم کے موسیٰ علیہ السلام بنا دیا ہے اور ایک جگہ ''ولقد نادانا نوح'' تھا تو نوح علیہ السلام تو دانا تھے' میں نے وہاں ''نا'' کاٹ کر اس طرح کر دیا ہے اور ایک مشترک اور عام غلطی تھی وہ یہ کہ جگہ جگہ فرعون' قارون' ہامان' ابلیس کا نام تھا تو ایسے کفار ملعونوں کا قرآن میں کیا کام؟ وہاں میں نے اپنا اور تمہارا نام لکھ دیا' (جو شخص جلد بندھوانے لائے تھے انہوں نے) کہا: خدا تیرا ناس کرے' تو نے میرا قرآن شریف ہی کھو دیا' تو وہ مصلح صاحب اسی مذاق کے ہوں گے' واللہ! یہ لوگ بالکل ہی برباد ہوئے خدا کی قسم ہے کہ قرآن کا یہ مدلول ہرگز ہرگز نہیں' اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ روزہ نماز سب اڑ گیا' اس لئے کہ تمام نصوص کے مدلولات کو بلکہ تمام شریعت کو ان لوگوں نے بدل دیا' میرے ایک دوست رئیس پیران کلیر گئے تھے۔ ایک طرف سے آواز آئی: اے اومرغ! انہوں نے کچھ التفات نہ کیا' پھر آواز آئی' انہوں نے اس طرف دیکھا تو کہا: اے تجھ کو ہی بلاتے ہیں' یہاں آ' یہ گئے کہ دیکھیں کیا کہتے ہیں' کہنے لگے کہ دیکھ اللہ تعالیٰ نے جب روحوں کو پیدا کیا تو سب کو جمع کر کے حکم دیا کہ بھنگ بوزہ مت چھوڑنا' تو ہم تو قریب تھے' ہم نے صحیح سنا اور مولی

(مولوی) لوگ دور تھے انہوں نے بجائے جنگ بوزہ کے نماز روزہ سن لیا' جاؤ یہ نکتہ ہے مرشدوں کا' یاد رکھو۔ تو ان تفسیروں کی بدولت یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ ایسے صوفیوں نے ناس کیا ہے دین کا' خود بھی تباہ ہوئے اوروں کو بھی تباہ کیا۔ سو یہ تو محض لغو خرافات ہیں لیکن اس وقت کلام ہے صوفیہ محققین کی تاویلات واشارات میں' سو اس میں بعض تو ان کے ہی منکر ہو گئے اور بعض مفسرین کے منکر ہو گئے' اب رہ گئے ہم بیچ میں کہ ہم قرآن کو کلام اللہ اور صوفیہ کو اہل اللہ جانتے ہیں تو دونوں کی اعانت وحفاظت کے لئے ضرور ہوا کہ ان تاویلات کو ایسے معانی پر محمول کیا جائے کہ کلام اللہ کی بھی تحریف نہ ہو اور اہل اللہ کا کلام بھی خلاف قواعد شرعیہ نہ ہو' اس لئے ہم کہتے ہیں کہ صوفیہ کرام نے جو آیات کے معنی بیان کئے ہیں یہ فی الواقع تفسیر نہیں ہے اور نہ وہ حضرات مدلول ظاہری کے منکر ہیں' ان کی یہ مراد ہرگز نہیں کہ قرآن میں فرعون سے نفس اور موسیٰ سے روح اور بقرہ سے نفس مراد ہے' جو کچھ وہ فرما رہے ہیں یہ علم اعتبار کہلاتا ہے اور علم اعتبار یہ ہے کہ دوسرے کے حال پر اپنے حال کو قیاس کیا جائے' تو مطلب یہ ہے کہ فرعون و موسیٰ کے قصہ پر اپنے حال کو بھی قیاس کرو' اس کی ایسی مثال ہے جیسے زید نے ایک کام عمرو کی دیکھا دیکھی کیا اور اس میں اس کو ناکامی ہوئی تو اس موقع پر کہتے ہیں کہ کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا' تو اس کلام میں کوے سے مراد زید اور ہنس سے مراد عمرو یقیناً نہیں ہے' کوے سے کوا مراد ہے اور ہنس سے ہنس ہی مراد ہے اور حاصل اس کا یہ ہے کہ دو موقع ایک حالت کے اندر مطابق ہیں ایک موقع پر جو نظر پڑی تو دوسرا موقع اس کو دیکھ کر یاد آ گیا اور ایک کو دوسرے کے ساتھ تشبیہ دے دی مثلاً یہاں زید وعمرو اور ان کے قصے کو کوے اور ہنس اور ان کے قصہ سے تشبیہ دے دی' پس: ''اے روح جا تو'' سے یہ مراد ہے کہ اے قاری جب تو قرآن پڑھے اور یہاں پہنچے تو اس قصہ سے یہ سبق لو کہ تمہارے اندر بھی ایک چیز فرعون کی مشابہ اور ایک چیز موسیٰ کے مشابہ ہے' قصہ کو قصہ ہی کے طور پر مت پڑھو بلکہ قرآن شریف کے ہر ہر موقع سے اپنی حالت پر مطابق کرتے جاؤ اور اس سے نصیحت اور عبرت حاصل کرتے جاؤ۔ یہ مطلب ہے صوفیہ کرام کا' پس دونوں فرقے غلطی پر ہیں' جو ان تاویلات کا بالکل انکار کرتے ہیں' وہ بھی غلطی پر ہیں اور جو ان کو تفسیر مدلول قرآنی قرار دیتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں' اور جو ان کو تفسیر مدلول قرآنی قرار دیتے ہیں وہ تو بالکل گئے گزرے ہیں۔ یہ تاویلات لطائف اور نکات کے درجے میں ہیں' تفسیر نہیں ہیں اور ان کو علوم قرآنیہ نہیں کہہ سکتے' قرآنیہ وہ ہی ہیں جس پر عبارۃ النص یا اشارۃ النص یا اقتضاء النص یا دلالۃ النص سے استدلال ہو سکے ورنہ وہ نکات و لطائف کا درجہ ہے' جیسے کسی شخص نے آیت: ''اور قیامت کے دن سب کے سب اس کے پاس فرداً فرداً حاضر ہوں گے'' کے متعلق کہا تھا کہ قیامت آئندہ آنے والی ہے' اس لئے قرآن مجید میں فرداً کہا گیا' فردا کہتے ہیں کل کے دن کو' یہ ایک نکتہ ہے' ورنہ فردا بمعنی کل فارسی ہے اور آیت میں فرداً سے مراد متفرداً متوحداً ہے' اہل لطافت نے کہیں کہیں ایسے نکتوں سے کام لیا ہے گو شرعاً بعض جگہ پسندیدہ نہیں ہے' جیسے ایک جولاہا تھا' اس نے دو چار سورتیں پڑھ لی تھیں' مگر ماں کا حق ادا نہ کرتا تھا' اس کی ماں اس کو لے کر ایک بزرگ کی خدمت میں آئی کہ دیکھئے حضرت! یہ میرا حق ادا نہیں کرتا۔ ان بزرگ نے فرمایا کہ بھائی تم ماں کا حق کیوں نہیں ادا کرتے' اس نے کہا کہ حضرت! قرآن میں تو ماں کا حق ہی نہیں آیا' ان بزرگ نے پوچھا کہ تو نے کچھ قرآن پڑھا ہے؟ کہنے لگا کہ جی ہاں! الم تر کیف تک یاد ہے۔ ان بزرگ نے فرمایا کہ ''تبت'' تو پڑھو' اس نے پڑھی' جب ما اغنی عنہ مالہ وما کسب (اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کام نہ آئی) پر پہنچا تو فرمایا: دیکھو تو کہتا ہے کہ ماں کا کچھ حق نہیں' قرآن میں تو یہ ہے کہ ماں کا سب یعنی ماں کا سب ہے' وہ مان گیا اور اسی دن سے عہد کیا کہ ماں کی خدمت کیا کروں گا۔ اس لطیفہ سے تو فائدہ ہوا کہ وہ ماں کا حق ادا کرنے لگا' لیکن ضرر بھی ہوا کہ ساری عمر اسی جہل میں مبتلا رہے گا۔ ایسے ہی ایک شخص ایک مولوی صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ مولوی صاحب! تم کہتے ہو کہ قرآن میں سب چیزوں کا ذکر ہے' تو یہ بتلاؤ کہ قرآن میں باؤ مرہٹہ کا بھی ذکر ہے؟ مولوی صاحب نے کہا: ہاں ہے اور مذمت کے ساتھ ذکر ہے: ''وباؤ بغضب من اللہ'' وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے ساتھ لوٹے باؤ اللہ کے غضب میں ہے یہ نکات ہیں' بلکہ نکات بھی ان کو نہیں کہہ سکتے' اس لئے کہ نکتہ وہ ہے کہ جس سے تفسیر نہ بدلے' یہاں تو تفسیر ہی بدل جاتی ہے' لطائف اور نکات بھی وہ ہی مقبول ہیں کہ انطباق بھی ہو جائے اور تفسیر بھی نہ بدلے' اس واسطے میں ان دونوں قصوں کے جواب کو ناپسند کرتا ہوں' پس اس تمام تر تقریر سے معلوم ہو گیا کہ نہ تو شیخ اکبر اور دیگر صوفیہ قدس اسرارہم پر کچھ اعتراض ہو سکتا ہے اور مفسرین نے جو تفسیر اور مدلول قرآنی بیان کیا ہے نہ اس میں کچھ شبہ ہے' ہاں! اعتراض اہل غلو پر ہے جو ان کا یا ان کا انکار کرتے ہیں۔ خواہ وہ اہل غلو برنگ جہلاء ہوں یا بہیئت علماء ہوں۔

☆☆..........☆☆

قادیانی‘ اسلام کے خلاف گھناؤنی سازشوں میں مصروف ہیں

مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کے دورہ سندھ کی رپورٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے **مرکزی ناظم اعلیٰ** حضرت مولانا عزیز الرحمٰن **جالندھری** مدظلہ اندرون سندھ کے دورہ پر ۲/اپریل بروز جمعۃ المبارک ٹنڈو آدم شہر تشریف لائے۔

جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم میں خطبہ جمعہ سے قبل آپ کا تفصیلی اور پُرمغز خطاب ہوا۔ آپ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ملک اور بیرون ملک جماعتی خدمات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانی‘ اسلام کے خلاف گھناؤنی سازشوں میں مصروف ہیں۔

برطانیہ اور امریکا انسانی حقوق کے نام پر قادیانیوں کی وکالت کرتے ہیں لیکن انہیں اربوں مسلمانوں کے دلی جذبات کا احساس نہیں ہوتا۔ اگر قادیانیوں کے انسانی حقوق ہیں تو کیا مسلمانوں کے انسانی حقوق ختم ہوگئے ہیں؟

ختم نبوت کانفرنس رات گئے تک جاری رہی جس سے حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی‘ حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی‘ مفتی محمد جمیل خان‘ مولانا نذیر احمد تونسوی‘ مولانا عبدالرزاق میکھو‘ مولانا خادم حسین شر‘ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن نے خطاب کیا۔

بعدازاں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اپنے رفقاء مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ مفتی حفیظ الرحمٰن‘ مولانا محمد علی صدیقی‘ مولانا محمد راشد مدنی اور راقم الحروف کے ہمراہ ایک روزہ دورے پر ٹنڈو الہ یار تشریف لے گئے‘ جہاں پر آپ کا استقبال مولانا محمد راشد قائم خانی‘ مفتی محمد عرفان‘ مولانا قادر بخش‘ مولانا محمد خالد نثار‘ مولانا محمد مبین‘ مفتی شبیر محمد وغیرہ نے کیا۔

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے جامعہ فاروقیہ میر شاہ محمد کالونی کا دورہ کیا جہاں انہوں نے مدرسہ کے مہتمم مولانا قادر بخش سے ملاقات کی۔ بعدازاں مولانا جالندھری نے جامعہ کے اساتذہ کرام اور طلباء سے مختصر خطاب کیا اور انہیں نصیحت کی کہ علم ادب سے حاصل ہوتا ہے‘ بے ادب کو کبھی علم نہیں ملتا‘ اس لئے اپنے اساتذہ‘ مہتمم‘ کتب اور مدرسہ کی ہر چیز کا ادب و احترام کرنا چاہئے۔

مولانا محمد نذر عثمانی

مولانا جالندھری طے شدہ پروگرام کے مطابق جامع مسجد اجابہ میں قائم مدرسہ (برائے بنین و بنات) میں تشریف لے گئے اور مدرسہ کے ناظم مولانا محمد آصف سے ملاقات کی اور وہاں سامعین سے خطاب کیا۔

بعدازاں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا محمد راشد مدنی اور مفتی محمد عرفان کی معیت میں جامعہ سیدنا صدیق اکبرؓ تشریف لے گئے۔ جامعہ میں مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے تفصیلی خطاب فرمایا۔

بعد نماز ظہر مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور دیگر رفقاء کے ہمراہ میرپورخاص تشریف لے گئے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد علی صدیقی میرپور خاص ہی میں رہ گئے جبکہ مولانا جالندھری اپنے دیگر رفقاء مفتی حفیظ الرحمٰن‘ مولانا محمد راشد مدنی اور راقم الحروف کے ہمراہ کنری تشریف لے گئے‘ جہاں بخاری مسجد کنری میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے ناظم اعلیٰ میاں عبدالواحد‘ ریاض احمد‘ سہیل احمد‘ محمد حنیف‘ عبدالرشید اور دیگر احباب نے ان کا استقبال کیا۔

جماعتی احباب کے ساتھ مولانا جالندھری نے جماعتی امور پر مشاورت فرمائی۔ رات کا قیام ریاض احمد کے یہاں رہا۔

اگلے روز بعد نماز فجر فاروقیہ مسجد منشی کوٹھ میں انہوں نے درس قرآن دیا اور بعدازاں محمد حنیف کے گھر ناشتہ کے بعد مولانا جالندھری حیدرآباد تشریف لے گئے جہاں دفتر ختم نبوت لطیف آباد میں مختصر قیام کے بعد وہ ملتان واپس تشریف لے گئے۔

خیانت کے اثرات

ابوضیاء الرحمٰن ہزاروی

پاکستان کا مسئلہ نمبر ایک:

ایک زمانے میں یہ بحث چلی تھی کہ پاکستان کا مسئلہ نمبر ایک کیا ہے؟ یعنی سب سے بڑی مشکل کیا ہے؟ جس کو حل کرنے میں اولیت دی جائے۔ حقیقت میں مسئلہ نمبر ایک ''خیانت'' ہے۔ آج امانت کا تصور ہمارے ذہنوں میں موجود نہیں ہے۔ اپنے فرائض ادا کرنے کا احساس دل سے اتر گیا۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کا احساس باقی نہیں رہا۔ زندگی تیزی سے چلی جارہی ہے' جس میں پیسے کی دوڑ لگی ہوئی ہے' کھانے کی دوڑ لگی ہے' اقتدار کی دوڑ ہے۔ اس دوڑ میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے میں لگے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کی کوئی فکر نہیں' آج سب سے بڑا مسئلہ اور ساری بیماریوں کی جڑ یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کے اندر یہ احساس پیدا فرمادے۔ (آمین)

دفتر کا سامان امانت ہے:

جس دفتر میں آپ کام کررہے ہیں' اس دفتر کا جتنا سامان ہے وہ سب آپ کے پاس امانت ہے' اس لئے کہ وہ سامان آپ کو اس لئے دیا گیا ہے تاکہ آپ اس کو دفتری کاموں میں استعمال کریں' لہٰذا آپ اس کو ذاتی کاموں میں ہرگز استعمال نہ کریں۔ اس لئے کہ یہ بھی امانت میں خیانت ہے' لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر دفتر کی معمولی چیز اپنے ذاتی کام میں استعمال کرلی تو اس میں کیا حرج ہے؟ یاد رکھو خیانت چھوٹی چیز کی ہو یا بڑی چیز کی' دونوں حرام اور گناہ کبیرہ ہیں' دونوں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے' اس لئے ان دونوں سے بچنا ضروری ہے۔

سرکاری اشیاء امانت ہیں:

جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ ''امانت'' کے صحیح معنی یہ ہیں کہ کسی شخص نے آپ پر بھروسہ کرکے اپنا کوئی کام آپ کے سپرد کیا اور پھر آپ نے وہ کام اس کے بھروسہ کے مطابق انجام نہ دیا تو یہ خیانت ہوگی' یہ سڑکیں جن پر آپ چلتے ہیں' یہ بسیں جن میں آپ سفر کرتے ہیں' یہ ٹرینیں جن میں آپ سفر کرتے ہیں' یہ سب امانت ہیں۔ یعنی ان کو جائز طریقے پر استعمال کیا جائے اور اگر ان کو اس جائز طریقے سے ہٹ کر استعمال کیا جارہا ہے تو وہ خیانت کے اندر داخل ہے' مثلاً اس کو استعمال کرتے وقت گندہ اور خراب کردیا۔ آج کل تو لوگوں نے سڑکوں کو اپنی ذاتی ملکیت سمجھ رکھا ہے' کسی نے کھود کر نالی نکال لی اور پانی جانے کا راستہ بنادیا' کسی نے سڑک گھیر کر شامیانہ لگادیا حالانکہ فقہائے کرام نے یہاں تک مسئلہ لکھا ہے کہ اگر ایک شخص نے اپنے گھر کا پرنالہ باہر سڑک کی طرف نکال دیا تو اس شخص نے ایک ایسی فضا استعمال کی جو اس کی ملکیت میں نہیں تھی' اس لئے اس شخص کے لئے سڑک کی طرف پرنالہ نکالنا جائز نہیں حالانکہ وہ پرنالہ کوئی جگہ نہیں گھیر رہا ہے بلکہ فضا کے ایک حصے میں وہ پرنالہ نکلا ہوا ہے' اس پر فقہائے کرام نے تفصیلی بحث کی ہے کہ کہاں پرنالہ نکالنا جائز ہے؟ کتنا نکالنا جائز ہے؟ کتنا نکالنا حرام ہے؟ اس لئے کہ وہ جگہ امانت ہے' اپنی جائیداد کا حصہ نہیں ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا پرنالہ:

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں' ان کے پرنالے کا قصہ مشہور ہے' ان کا گھر' مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل ساتھ ملا ہوا تھا۔ ان کے گھر کا ایک پرنالہ مسجد نبوی کے صحن میں گرتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اس پرنالے پر نظر پڑی تو دیکھا کہ وہ پرنالہ' مسجد میں نکلا ہوا ہے' لوگوں سے پوچھا کہ یہ پرنالہ کس کا ہے جو مسجد کے صحن کی طرف لگا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا' حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا پرنالہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ اس کو توڑ دو' مسجد کی طرف کسی کو پرنالہ نکالنا جائز نہیں' جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو معلوم

ہوا تو ملاقات کے لئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ عمر! یہ تم نے کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ پرنالہ مسجد نبوی میں لگا ہوا تھا' اس لئے گرادیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ پرنالہ میں نے نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے لگایا تھا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے لگایا تھا تو فوراً فرمایا کہ آپ میرے ساتھ چلیں۔ چنانچہ مسجد نبوی میں تشریف لاکر خود جھک کر رکوع کی حالت میں کھڑے ہوگئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے عباس! خدا کے لئے میری کمر پر سوار ہوکر اس پرنالے کو دوبارہ لگاؤ' اس لئے کہ خطاب کے بیٹے کی یہ مجال کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت دیئے ہوئے پرنالے کو توڑ دے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں لگوالوں گا' آپ رہنے دیں لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں' جب میں نے توڑا ہے' لہٰذا اب میں ہی اس کی سزا بھگتوں گا' بہرحال شریعت کا اصل مسئلہ تو یہی تھا کہ حاکم کی اجازت کے بغیر پرنالہ لگانا جائز نہیں تھا' لیکن چونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لگانے کی اجازت دے دی تھی' اس لئے اس کو لگانا ان کے لئے جائز ہوگیا۔ (طبقات ابن سعد ج۴' ص۲۰)

آج یہ حال ہے کہ جس شخص کا جتنی زمین پر قبضہ کرنے کا دل چاہا قبضہ کرلیا اور اس کی کوئی فکر نہیں کہ یہ ہم گناہ کا کام کر رہے ہیں۔ نمازیں بھی ہورہی ہیں اور یہ خیانت بھی ہورہی ہے' یہ سب کام امانت میں خیانت کے اندر داخل ہیں' اس سے پرہیز کرنے کی ضرورت ہے۔

مجلس کی گفتگو' امانت ہے:

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "المجالس بالامانة" (جامع الاصول ج۶ ص۵۴۵)

یعنی مجلس میں جو بات کی گئی ہو' وہ بھی سننے والوں کے پاس امانت ہے مثلاً دو تین آدمیوں نے آپس میں مل کر باتیں کیں۔ بے تکلفی میں باہم اعتماد کی فضا میں راز کی باتیں کہہ ڈالیں' اب ان باتوں کو ان کی اجازت کے بغیر دوسروں تک پہنچانا بھی خیانت کے اندر داخل ہے اور ناجائز ہے' جیسے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ادھر کی بات ادھر لگادی اور ادھر کی بات ادھر لگادی' یہ سارا فتنہ وفساد اسی طرح پھیلتا ہے۔ البتہ اگر مجلس میں کوئی ایسی بات کہی گئی ہو جس سے دوسروں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے' مثلاً دو تین آدمیوں نے مل کر یہ سازش کی کہ فلاں وقت پر فلاں شخص کے گھر پر حملہ کریں گے' اب ظاہر ہے کہ یہ بات ایسی نہیں ہے جس کو چھپایا جائے بلکہ اس شخص کو بتادیا جائے کہ تمہاری خلاف یہ سازش ہوئی ہے لیکن جہاں اس قسم کی بات نہ ہوئی ہو وہاں کسی کے راز کی بات دوسروں تک پہنچانا ناجائز ہے۔

راز کی باتیں' امانت ہیں:

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وہ راز کی بات' مجلس میں ایک شخص نے سنی' اس نے جاکر دوسرے کو یہ تاکید کرکے سنادی کہ یہ راز کی بات بتا رہا ہوں' تمہیں تو بتادی لیکن کسی اور سے مت کہنا' اب وہ سمجھ رہا ہے کہ یہ تاکید کرکے میں نے راز کا تحفظ کرلیا کہ آگے یہ بات کسی اور کو مت بتانا۔ اب وہ سننے والا آگے تیسرے شخص کو وہ راز کی بات اس تاکید کے ساتھ بتادیتا ہے کہ یہ راز کی بات ہے' تم آگے کسی اور سے مت کہنا۔ یہ سلسلہ آگے اسی طرح چلتا رہتا ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہم نے امانت کا خیال کرلیا' حالانکہ جب وہ بات راز تھی اور دوسروں سے کہنے کو منع کیا گیا تھا تو پھر اس تاکید کے ساتھ کہنا بھی امانت کے خلاف ہے۔ یہ خیانت ہے اور جائز نہیں۔

یہ وہ چیزیں ہیں جنہوں نے ہمارے معاشرے میں فساد برپا کر رکھا ہے' آپ غور کرکے دیکھیں گے تو یہی نظر آئے گا کہ فساد اسی طرح برپا ہوتے ہیں کہ فلاں شخص تو آپ کے بارے میں یہ کہہ رہا تھا' اب اس کے دل میں اس کے خلاف غصہ اور بغض اور عناد پیدا ہوگیا' اس لئے اس لگائی بجھائی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

ٹیلی فون پر دوسروں کی باتیں سننا:

دو آدمی آپ سے علیحدہ ہوکر آپس میں سرگوشی کررہے ہیں اور آپ چھپ کر ان کی باتوں کو سننے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ میں ان کی باتیں سن لوں کہ کیا باتیں ہورہی ہیں' یہ امانت میں خیانت ہے' اسی طرح ٹیلی فون کرتے وقت کسی کی لائن آپ کے فون سے مل گئی اب آپ نے ان کی باتوں کو سننا شروع کردیا۔ یہ سب امانت میں خیانت ہے' تجسس میں داخل ہے اور ناجائز ہے۔ حالانکہ آج اس پر بڑا فخر کیا جاتا ہے کہ مجھے فلاں کا راز معلوم ہوگیا' اس کو بڑا ہنر اور بڑا فن سمجھا جاتا ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں کہ یہ خیانت کے اندر داخل ہے اور ناجائز ہے۔

☆☆..........☆☆

قادیانیت اسلام کے خلاف بغاوت کا دوسرا نام ہے

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے دورۂ اندرون سندھ کی رپورٹ

قادیانیت اسلام کے خلاف بغاوت کا دوسرا نام ہے۔ قادیانیت مسلمانوں کا روحانی رشتہ اسلام سے ختم کرنے کے لئے انگریز نے پیدا کی اور مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کرایا۔ مرزا قادیانی نے انگریز کے اشارہ پر قادیانی جماعت کی بنیاد رکھی اور اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد ختم کرنے کے لئے کوششیں کیں۔ مرزا قادیانی نے اس کام کو پروان چڑھانے کی بہت کوشش کی لیکن مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد ختم نہ کر سکا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اندرون سندھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی کی دعوت پر مدارس کے طلباء سے مسئلہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے سلسلہ میں گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ٹنڈو آدم سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے بعد مدرسہ صدیق اکبر ٹنڈو الہ یار، مدرسہ مدینۃ العلوم میر پور خاص، مدرسہ احسن المدارس بنات دہنین ڈگری، مدرسہ تعلیم الاسلام ٹنڈو غلام علی، مدرسہ قاسمیہ ماتلی، مدرسہ الحسینیہ شہداد پور، مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد، مدرسہ مظاہر العلوم حیدر آباد، مدرسہ ریاض العلوم حیدر آباد میں شعبہ کتب کے طلباء کو درس دیئے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اس پروگرام میں مسئلہ ختم نبوت، مسئلہ امام مہدی، مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور کذبات مرزا کے موضوع پر بیان کیا۔ مولانا نے فرمایا کہ نبوت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا، اب قیامت کی صبح تک کوئی ایسا شخص نہیں آئے گا جس کو منصب نبوت پر بٹھایا جائے گا۔ یہ مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے اور اس سلسلہ میں قرآن مجید کی ایک سو آیات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سو دس احادیث موجود ہیں اور اس کے علاوہ اسود عنسی کا قتل اور مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد پر امت مسلمہ کا اجماع ہے اب تک جتنے بھی جھوٹے نبی آئے امت مسلمہ ان کے مقابلے میں ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئی۔ مرزا غلام احمد قادیانی خود ابتدا

طارق محمود صدیقی

میں اس مسئلہ ختم نبوت کے عقیدہ پر ہی تھا، جس کا تذکرہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۱۴، ۴۱۱، ۳۳۱ پر کیا ہے اور اس میں واضح لکھا ہے کہ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نیا نبی نہیں آ سکتا بلکہ آنا جائز ہی نہیں۔ اسی طرح آیت: "ما کان محمد ابا احد من الخ" کے تحت مرزا نے لکھا ہے کہ ہمارے نبی کے بعد اب کوئی رسول نہیں آئے گا۔ (ازالہ اوہام ص ۳۳۱) لیکن کچھ عرصہ بعد مرزا نے اس عقیدہ کا خود ہی انکار کر دیا اور صرف انکار ہی نہیں کیا بلکہ خود نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کر دیا اور اس سلسلہ میں ایک پمفلٹ "ایک غلطی کا ازالہ" کے نام سے شائع کیا، جس میں واضح طور پر اپنے بارے میں کہا کہ میں نبی اور رسول بن کر آیا ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳) اسی طرح اپنی کتاب دافع البلاء کے صفحہ ۱۴۴ پر لکھا کہ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ مرزا قادیانی ایک عرصے تک ختم نبوت کے عقیدہ پر قائم تھا پھر ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں اس نے لکھا کہ ختم نبوت ایک باطل عقیدہ اور ایک شیطانی مذہب ہے۔

مرزا قادیانی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے آپ کو مہدی بنا کر پیش کیا حالانکہ امام مہدی کی نشانیاں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث مبارکہ میں واضح طور پر بتلائی ہیں کہ امام مہدی کا نام "محمد" ہوگا جبکہ لقب مہدی ہوگا، ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا، وہ سید ہوں گے اور حضرت حسن رضی اللہ کی اولاد میں سے ہوں گے، مدینہ میں پیدا ہوں گے اور مکہ میں آپ کی بیعت ہوگی، طواف کرتے ہوئے شام کے ابدال ان کو شناخت کریں گے مقام ابراہیم پر ان کی بیعت ہوگی، وہ ایک لشکر ترتیب دیں گے اور پھر مدینہ تشریف لائیں گے اور اس کے بعد دمشق کی جامع مسجد تک جہاد کے لئے جائیں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی میں ان میں سے ایک بھی نشانی نہیں پائی جاتی، اس کا نام غلام احمد ہے جبکہ اس کا لقب سندھی ہے، اس کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ ہے، وہ مغل قوم سے تعلق رکھتا ہے، پوری عمر مکہ اور مدینہ نہیں گیا، اس نے کبھی جہاد نہیں کیا، اس نے پوری

زندگی دمشق نہیں دیکھا۔ مرزا قادیانی میں امام مہدی کی ایک بھی نشانی نہیں پائی جاتی۔ وہ مہدی جہاد کریں گے جبکہ مرزا قادیانی نے جہاد کو حرام قرار دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بغیر باپ کے حضرت مریم علیہا السلام سے انہیں پیدا فرمایا۔ مرزا قادیانی نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا لیکن مرزا قادیانی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی نشانی نہیں پائی جاتی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب اس دنیا میں تشریف لائیں گے' دجال کو قتل کریں گے مقام لد پر لیکن مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین بھی کرتا ہے اور ان کا جانشین بننے کا اعلان بھی کرتا ہے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے جبکہ مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار کو قرار دیتا ہے' قرآن اور حدیث کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں لیکن مرزا قادیانی کہتا ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں اور کشمیر کے محلہ خان یار میں دفن ہیں' حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام فجر کی نماز حضرت امام مہدی کے پیچھے دمشق کی جامع مسجد میں ادا کریں گے اور دجال کو قتل کریں گے جبکہ مرزا قادیانی نے نہ یہ مسجد دیکھی اور نہ دمشق شہر دیکھا اور نہ ہی دجال کو قتل کیا۔ اس لئے مرزا قادیانی میں مسیح ابن مریم کی ایک نشانی بھی نہیں پائی جاتی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مزید کہا کہ مرزا قادیانی ایک جھوٹا شخص تھا' اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک بات کی مخالفت کی اور اس کو جھٹلانے کی کوشش کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا جبکہ مرزا قادیانی نے کہا کہ میں نبی ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں' جبکہ مرزا قادیانی نے کہا کہ ہزاروں نبی آ سکتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد امام مہدی آئیں گے جو مدینہ میں پیدا ہوں گے' مکہ میں ظاہر ہوں گے نام ان کا ''محمد'' لقب ''مہدی'' والد کا نام ''عبداللہ'' ہوگا اور حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہوں گے' جبکہ مرزا نے کہا کہ نہیں وہ مہدی میں ہوں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام مہدی جہاد کریں گے جبکہ مرزا نے کہا کہ جہاد ختم ہو چکا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں جبکہ مرزا نے کہا نہیں فوت ہو گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمانوں پر زندہ ہیں جبکہ مرزا نے کہا کہ آسمانوں پر کوئی جا ہی نہیں سکتا اور عیسیٰ علیہ السلام کشمیر کے محلہ خان یار میں دفن ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے جبکہ مرزا نے کہا کہ نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار تھا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مزید فرمایا کہ مرزا نے مجدد' مہدی' مسیح' نبی ہونے کا دعویٰ کیا' مرزا ان دعوؤں میں بالکل جھوٹا تھا' مجدد' مہدی اور مسیح جو ہوں گے ان کی اصل نشانی یہ ہے کہ وہ کبھی خود ایسے دعوے نہیں کریں گے' آج تک جتنے بھی مجدد آئے کسی ایک نے بھی یہ اعلان نہیں کیا کہ میں مجدد ہوں' ان کی دینی خدمات کو دیکھتے ہوئے دنیائے اسلام نے ان کو مجدد وقت کا خطاب دیا اور امام مہدی علیہ الرضوان جب آئیں گے تو وہ بھی اعلان نہیں کریں گے کہ میں مہدی ہوں' بس دین اسلام کا کام شروع کر دیں گے' دنیا ان کو کہے گی کہ یہ مہدی ہیں اور ان کو پہچاننے کے لئے چالیس افراد شام کے ابدال ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی عیسیٰ ہونے کا اعلان نہیں کریں گے' بلکہ اللہ تعالیٰ خود اس کا اعلان کریں گے' وہ اس وقت نازل ہوں گے جب حضرت امام مہدی جامع مسجد دمشق میں فجر کی نماز کی امامت سرانجام دینے کے لئے تیار ہوں گے' اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ آسمان سے مسجد کے شرقی مینارہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل کریں گے' اور اس طرح مسلمان خود پہچان لیں گے کہ یہی حضرت مسیح ابن مریم ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی معاونت اور دجال کے خاتمہ کے لئے بھیجا ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مزید کہا کہ مرزا قادیانی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور نبی کی ہر بات سچی ہوتی ہے جبکہ مرزا قادیانی کی کوئی بات بھی سچی نہیں' اور اگر خدانہ کرے کوئی سچی ہوتی بھی تب بھی ہم مرزا کو نبی نہ مانتے بلکہ تمام مسلمان مرزا کو نبی نہیں مانتے' اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔ لیکن اس کے بعد بھی مرزا نے بہت سی باتیں اپنی جھوٹی نبوت کو چلانے کے لئے کہیں لیکن کوئی بھی سچی نہیں نکلی' اس حوالے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے برطانیہ کے مشہور عالم دین مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی کی کتاب ''مرزا غلام احمد قادیانی کی اٹھارہ پیشگوئیاں'' شائع کی جس میں مرزا قادیانی کی جھوٹی باتیں تحریر کیں مثلاً محمدی بیگم سے نکاح کا دعویٰ جس میں مرزا نے کہا کہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر محمدی بیگم سے پڑھا دیا لیکن محمدی بیگم کے والد احمد بیگ نے سلطان پٹی والے سے محمدی بیگم کا نکاح کر دیا' مرزا مرتا مر گیا لیکن محمدی بیگم مرزا کے نکاح میں نہ آئی۔ اس طرح اس کتاب میں ہے کہ مرزا نے دعویٰ کیا کہ میں مکہ میں مروں گا یا مدینہ میں لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کو موت لاہور میں آئی اور وہ قادیان میں دفن ہوا' اس نے نہ مکہ دیکھا نہ مدینہ۔ اسی طرح اس کتاب میں ہے کہ مرزا نے دعویٰ کیا کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل چلے گی' مرزا کی موت بلکہ آج تک مکہ اور مدینہ کے درمیان

ریل نہ چل سکی۔ اسی طرح مرزا نے مولانا ثناء اللہ امرتسری سے مباہلۂ موت کیا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے گا' چنانچہ مرزا قادیانی مولانا امرتسری کی زندگی میں مرگیا اور مولانا مرزا کے مرنے کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے۔ اسی طرح بے شمار باتیں ہیں جن میں مرزا بالکل جھوٹا ثابت ہوا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے آخر میں طلباء کو بتایا کہ اول تو جھوٹے مدعی نبوت سے بحث اور مناظرہ ہی نہیں ہوتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبرؓ کا طریقہ ان سے جہاد ہے اور امت مسلمہ نے ہمیشہ ان سے جہاد کیا ہے لیکن مرزا قادیانی سے جہاد اس لئے نہیں ہوسکا کہ انگریز کی حکومت تھی' اس فتنہ کا منہ بند کرنے کے لئے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں سے بحث اور مناظرہ کئے گئے اور وہ بھی صرف مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے لئے تاکہ سادہ لوح مسلمان ان کے چکر میں نہ آجائیں۔ قادیانیوں سے گفتگو میں اس بات کو مدنظر رکھا جائے کہ ان سے اجرائے نبوت' وفات مسیح اور مسئلہ امام مہدی پر بات کرنے سے پہلے مرزا قادیانی کی ذات پر بات کریں' اس لئے کہ مرزا قادیانی اپنی تحریرات سے شریف آدمی ہی ثابت نہیں ہوتا' اس سلسلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی کتاب "سیرت المہدی" کو سامنے رکھا جائے' اس میں مرزا قادیانی کے بیٹے نے لکھا ہے کہ بھانو نامی عورت مرزا قادیانی کی ٹانگیں ساری رات دباتی تھی' زینب نامی لڑکی مرزا قادیانی کو ساری رات پنکھا جھلتی تھی اور مرزا قادیانی فاحشہ عورتوں کی کمائی خود لیتا تھا۔ مرزا قادیانی اپنے گھر میں اپنے مریدین کی لڑکیاں رکھتا تھا اور ان کو مختلف لوگوں کے سامنے پیش کرتا تھا۔ مرزا قادیانی شراب پیتا تھا۔ مرزا قادیانی کا مرید حکیم محمد حسین "خطوط امام بنام غلام" میں لکھتا ہے کہ مرزا نے کہا کہ مجھے پلومر کی دکان سے ٹانک وائن چاہئے۔ ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے مرزا قادیانی مجدد' مہدی' مسیح' نبی تو درکنار ایک شریف انسان بھی ثابت نہیں ہوتا۔

مولانا نے مزید کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس فتنہ کے خلاف کام کرنے کا عزم کیا ہوا ہے۔ اس جماعت کی بنیاد حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی ایماء پر سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اپنے رفیق خاص مولانا محمد علی جالندھریؒ کے ساتھ مل کر رکھی اور اس جماعت نے پوری دنیا میں قادیانیت کا بھرپور انداز میں تعاقب کیا' اس طرح قادیانیوں کی سازشوں کے خلاف تین اہم تحریکات ختم نبوت چلیں جن میں پندرہ ہزار کے لگ بھگ مسلمان شہید ہوئے۔ پہلی تحریک کو تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے نام سے دیا جاتی ہے' وہ تحریک گولی اور لاٹھی کے ذریعہ دبا دی گئی' پھر ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت چلی تو اس وقت مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا سید یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ تھے اور نائب امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم تھے ان کی قیادت میں تحریک چلی' قومی اسمبلی میں مسئلہ پیش ہوا' حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اسمبلی کے سامنے اس مسئلہ کو رکھا اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ اس کے بعد قادیانیوں نے جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے دور میں مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کیا' اس پر ۱۹۸۴ء میں تحریک ختم نبوت چلی' قادیانیوں کے خلاف آئین میں ترمیم کرکے قانون بنائے گئے' یوں اس تحریک کے نتیجہ میں مرزا طاہر احمد قادیانی پاکستان سے فرار ہوکر لندن چلا گیا۔ اب بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں قادیانیت کے خلاف سرگرم عمل ہے اور بہت ہی احسن انداز میں کام کررہی ہے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اندرون سندھ کے علماء کرام اور مدارس کے طلباء سے کہا کہ آپ حضرات خصوصاً سندھ میں اس فتنہ کے سدباب کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کو مضبوط بنائیں' فارغ شدہ علماء کرام اس کام کے لئے آگے آئیں اور مجلس تحفظ ختم نبوت ان کو قادیانیت کے مقابلہ کے لئے علمی اور عملی تمام تیاری کرائے گی اور پھر اندرون سندھ مبلغ بھرتی کرے گی۔ اس طرح اندرون سندھ جہاں بھی قادیانی ہیں' ان کے کام کو بریک لگ جائے گی۔

مولانا نے مزید کہا کہ آپ حضرات کے تعاون سے قادیانیت پسپا ہوئی ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد علی صدیقی ضلع میرپور خاص ضلع بدین' مولانا خان محمد جمالی تھرپارکر' مولانا محمد نذر عثمانی حیدرآباد' مولانا راشد مدنی سانگھڑ ضلع' مولانا محمد حسین ناصر سکھر' مولانا حفیظ الرحمٰن ٹنڈو آدم اور مولانا محمد نذیر احمد تونسوی کراچی میں مجلس کی طرف سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جن علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں ان میں حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی' حضرت مولانا عبدالرزاق میکھو' مولانا خادم حسین شر' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا راشد مدنی' مفتی حفیظ الرحمٰن' مولانا محمد راشد محبوب' مولانا مفتی عرفان' مولانا خالد نثار' مولانا حفیظ الرحمٰن فیض' حافظ محمد یامین' مولانا شبیر احمد کرنالوی' قاری بشیر احمد سلیمان بن محمد' مولانا محمد شیراز' مولانا غلام مصطفی جالندھری' حافظ محمد طاہر' مولانا حافظ محمد زبیر میمن' مولانا قادر ڈنو' مولانا گل حسن' مولانا محمد عباس تھری' مولانا محمد ابراہیم صدیقی' مولانا محمد رمضان آزاد' مولانا محمد حسین الحسینی' مولانا سیف الرحمٰن آرائیں' ڈاکٹر عبدالسلام' مولانا جمیل الرحمٰن اور دیگر شامل تھے۔

حیدرآباد (رپورٹ: مولانا محمد نذر عثمانی)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۷/اپریل بروز بدھ حیدرآباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر تشریف لائے۔ ۸/اپریل کو صبح ساڑھے نو بجے جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات لطیف آباد نمبر ۶ کے مہتمم مولانا عزیز احمد کی دعوت پر آپ نے جامعہ میں خطاب فرمایا۔ جامعہ کے اساتذہ کرام' معلمات اور طالبات نے مولانا شجاع آبادی کے بیان کو بڑی توجہ سے سنا۔ مولانا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی بنیادی اساس ہے اور قادیانی اسی بنیادی عقیدہ سے انحراف کرکے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی' مسیح موعود اور مہدی مان کر اسلام سے انکار کرچکے ہیں۔ ازروئے شریعت قادیانی غیر مسلم ہیں۔ ان سے کسی قسم کا لین دین' تعلقات' شادی بیاہ حرام ہے۔ مولانا کا خطاب تقریباً سوا دو گھنٹے تک جاری رہا۔ جامعہ کے مہتمم مولانا عزیز احمد اور اساتذہ نے جماعت عالمی مجلس ختم نبوت پاکستان کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہمارے جامعہ میں پروگرام رکھ کر اساتذۂ معلمات اور جامعہ میں پڑھنے والی طالبات کو اس گمراہ کن فتنے سے آگاہی دی۔ بعدازاں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حیدرآباد کے جماعتی مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی کے ہمراہ جامعہ فیض القرآن للبنات ہیر آباد میں جامعہ کے مہتمم مولانا عزیز الرحمن اور ناظم مفتی محمد نعیم میمن خلیفہ خاص حضرت لدھیانوی شہید کی دعوت پر جامعہ کے اساتذۂ معلمات اور طالبات سے تفصیلی خطاب فرمایا۔ یہاں پر مولانا کا بیان دو گھنٹے جاری رہا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے خطاب میں ارشاد فرمایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو امام الانبیاء قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی شخص نبی نہیں بن سکتا۔ جو ایسا دعویٰ کرتا ہے بشمول مسیلمہ کذاب' اسود عنسی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ ہے جس کو مان کر موجودہ دور کے قادیانی اپنی عاقبت خراب کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں سے پاکستان اور بیرون ملک سینکڑوں قادیانی اسلام قبول کررہے ہیں جن میں جرمنی کے شیخ راحیل احمد' مظفر احمد مظفر' محمد مالک اور دیگر شامل ہیں جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا' انہوں نے ملک اور بیرون ملک رہنے والے تمام قادیانیوں کو مشورہ دیا کہ وہ مرزا قادیانی کی کتب کا قادیانیت کی عینک اتار کر مطالعہ کریں۔ آپ کو حق اور باطل کا پتہ چل جائے گا۔ جامعہ فیض القرآن کی طالبات نے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سے قادیانیت سے متعلق تحریری طور پر بہت سے سوالات کئے جن کے مولانا نے تفصیلی جوابات دیئے۔ مولانا محمد اسماعیل نے طالبات کے سوالات پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ جامعہ کی طالبات کے سوالات سے ان کی علمی استعداد کا اندازہ ہورہا ہے۔ انہوں نے جامعہ کی ترقی کے لئے دعا کی۔ جامعہ کے مہتمم مولانا عزیز الرحمن اور ناظم مفتی محمد نعیم نے مولانا اسماعیل شجاع آبادی کا ان کی آمد پر شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے زیر اہتمام گول مسجد حیدرآباد شجاع ٹاؤن قاسم آباد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مفتی حفیظ الرحمن' مولانا محمد راشد مدنی (ٹنڈو آدم) اور راقم الحروف نے خطاب کیا۔

۹/اپریل بروز جمعۃ المبارک مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ لطیف آباد نمبر ۶ میں نماز جمعہ کے اجتماع سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں قادیانیت کے گمراہ کن پروپیگنڈہ کے جواب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات سے عوام الناس کو آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر حضرت خواجہ خان محمد دامت برکاتہم تک ہماری جماعت عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پاکستان اور بیرون ملک بھرپور خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں سے نہ صرف مسلمانوں کے ایمان اور عقیدہ کی حفاظت ہوئی بلکہ سینکڑوں قادیانی روز بروز قادیانیت پر لعنت بھیج کر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہورہے ہیں۔ بعدازاں مولانا محمد اسماعیل جامع مسجد دارالعلوم لطیف آباد نمبر ۱۰ میں خطاب کے لئے تشریف لے گئے' جہاں جامع مسجد دارالعلوم کمیٹی کے صدر نعمت اللہ خان شروانی' عبدالستار برکت' سلیم ثناء اللہ اور دیگر حضرات نے مولانا کا استقبال کیا۔

مولانا محمد اسماعیل نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیائے کرام علیہم السلام میں سے خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی اور رسول بنایا ہے۔ قرآن مجید کی سو آیات اور احادیث مبارکہ میں ۲۱۰ مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تذکرہ موجود ہے۔ روئے زمین کے تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن کی ایک آیت کا انکار کرے تو وہ مسلمان نہیں رہتا تو جو شخص سو آیات کا انکار کرتا ہے

وہ کیسے مسلمان کہلانے کا حق دار ہوسکتا ہے؟ مولانا محمد اسماعیل نے تمام نمازیوں سے وعدہ لیا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کی طرف سے کوٹری ضلع دادو میں بھی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مرکزی رہنما علامہ احمد میاں حمادی‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ مولانا غلام محمد سومرو استاذ جامعہ شمس العلوم حیدرآباد‘ جامعہ قاسمیہ کے استاذ حدیث مولانا محمد فرید حقانی‘ مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا محمد نذر عثمانی نے بیان کیا۔ کانفرنس کی مجلس منتظمہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹری کے ناظم اعلیٰ غلام محمد بھٹہ‘ حاجی محمد زمان خان‘ مولانا فرید حقانی‘ مولانا عبدالمجید خطیب بلال مسجد‘ حاجی رحمت خان‘ مولانا غضنفر ربانی‘ مولانا محمد عمر‘ ناصر‘ شبیر احمد‘ نعمت شاہ‘ قیوم شاہ شامل تھے۔ کانفرنس بلال مسجد غوثیہ کالونی کوٹری میں بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ نماز سے قبل ختم نبوت اسلامک لائبریری کا افتتاح ہوا‘ جس میں علامہ احمد میاں حمادی‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ مولانا محمد علی صدیقی اور راقم الحروف نے شرکت کی۔ لائبریری کے انچارج مولانا عبدالمجید مقرر ہوئے۔ نماز عشاء کے بعد کانفرنس کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔ میرپورخاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے اپنے خطاب سے حاضرین کے ایمان کو گرمایا‘ مولانا محمد فرید حقانی نے پشتو میں تقریر کی۔ مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تفصیل کے ساتھ عوام الناس کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر مولانا غلام محمد سومرو اور علامہ احمد میاں حمادی نے بھی خطاب کیا۔ ختم نبوت کانفرنس رات ایک بجے اختتام پذیر ہوئی۔ سائٹ ایریا کوٹری کے عوام نے کانفرنس میں بھرپور شرکت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے صوبہ سندھ کے پندرہ روزہ تبلیغی و تنظیمی دورے کے دوران مختلف شہروں میں ہر روز کی کارروائی کی رپورٹ ہمارے نمائندے کے مطابق کچھ یوں ہے:

۳۱/ مارچ کو ختم نبوت کانفرنس بنوں عاقل سے خطاب‘ یکم اپریل کو ختم نبوت کانفرنس خیرپور میرس سے خطاب‘ ۲/ اپریل کو خطبہ جمعہ جامع مسجد طیبہ ٹنڈو آدم اور بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم سے خطاب‘ ۳/ اپریل کو مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ کی معیت میں ٹنڈو الہ یار کے مدارس کا دورہ اور بعد نماز عشاء جامع مسجد مدینہ رنگ روڈ میرپورخاص میں جلسہ سے خطاب‘ ۴/ اپریل کو ڈگری میں بنات اور خواتین سے خطاب‘ بعد نماز عشاء کانفرنس‘ ۵/ اپریل کو ظہر سے عصر تک جامعہ قاسمیہ ٹنڈو غلام علی کے اساتذہ وطلبہ سے خطاب اور بعد نماز عشاء جامع مسجد قاضی مبارک ٹنڈو غلام علی میں جلسہ ختم نبوت سے خطاب‘ ۶/ اپریل کو بعد نماز عصر ماتلی میں مجلس کے کارکنوں اور عہدیداروں سے خطاب‘ قبل ازیں بعد نماز ظہر جامعہ مرکز علوم اسلامیہ کے طلبہ و اساتذہ سے خطاب اور بعد نماز عشاء مسجد شمسیہ میں جلسہ ختم نبوت سے خطاب‘ ۷/ اپریل کو مولانا محمد رمضان آزاد کے مدرسہ میں خواتین سے خطاب‘ ۸/ اپریل کو قاسم آباد کالونی حیدرآباد میں خطاب اور اسی روز دن میں طالبات کے مدارس میں خطاب جبکہ بعد نماز عشاء جلسہ ختم نبوت سے خطاب‘ ۹/ اپریل کو خطبہ جمعہ جامع مسجد سائٹ لطیف آباد نمبر ۱۰‘ مرکزی مسجد لطیف آباد نمبر ۱۰ میں خطاب جبکہ بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس کوٹری سے خطاب‘ ۱۰/ اپریل کو اساتذہ وطلباء دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور سے بعد نماز ظہر خطاب‘ ۱۱/ اپریل کو بعد نماز عشاء کانفرنس جامع مسجد کبیر نوابشاہ سے خطاب‘ بعد ازاں طلبہ واساتذہ کرام سے مدرسہ تفہیم القرآن جامع مسجد نواب شاہ میں خطاب‘ ۱۲/ اپریل کو ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد خضریٰ لطیف آباد کالونی مورو سے خطاب‘ ۱۳/ اپریل کو ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد کنڈیارو سے خطاب‘ اور ۱۴/ اپریل کو ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد محراب پور سے خطاب۔

بنوں عاقل‘ خیرپور میرس کے پروگراموں میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو ضلع سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر اور حضرت مولانا بشیر احمد کی معیت حاصل رہی۔

اسی طرح ٹنڈو آدم‘ ٹنڈو الہ یار‘ میرپورخاص‘ ڈگری‘ ٹنڈو غلام علی اور ماتلی میں ضلع میرپورخاص اور بدین کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی ان کے ساتھ رہے جبکہ حیدرآباد اور کوٹری میں راقم الحروف اور نواب شاہ‘ مورو‘ کنڈیارو‘ محراب پور میں مولانا خان محمد جمالی ان کے ہمراہ رہے۔

مذکورہ بالا پروگراموں میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت‘ حیات مسیح علیہ السلام کے عنوانات پر بیانات ہوئے۔ مدارس کے پروگراموں میں سوال و جواب کی نشستیں بھی ہوئیں۔

اس پندرہ روزہ تبلیغی دورہ کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کوئٹہ بلوچستان کے دس روزہ دورہ پر تشریف لے گئے۔

☆☆............☆☆

مصلحت یا غیرت

یہ وہی یورپ ہے جس کے ہر خطے ہر ملک اور ہر شہر میں ان سے نفرت کی جاتی تھی۔ ان کے بارے میں طرح طرح کے لطیفے گھڑے جاتے تھے۔ انہیں عام لوگ (Maranos) یعنی خنزیر کہتے تھے۔ انہیں مارتے ہوئے گھسیٹتے ہوئے اور ذلت ورسوائی کے ساتھ ایسے مقام پر لایا جاتا جہاں پادری کھڑا ہوتا اور مارنے والا ہجوم کہتا: اب تم عیسائیت قبول کرو۔ کچھ ڈرتے ڈرتے عیسائی ہو جاتے اور کچھ موت کی آغوش میں چلے جاتے۔ جو عیسائی ہو جاتے ان کو جانچنے کے لئے انہیں سور کا گوشت کھلایا جاتا اور اتوار کے دن ان کی دکانیں بند کروائی جاتیں۔ یہ لوگ عیسائی ہوئے لیکن پھر بھی صبر نہ کیا گیا۔ ۱۴۲۱ء میں انہیں ویانا اور لنز سے نکالا گیا۔ ۱۴۲۴ء میں باویریا سے' ۱۴۵۴ء میں موراویا سے' ۱۴۸۵ء میں پیروگیا سے ۱۴۸۶ء میں ویلنسرا سے' ۱۴۸۸ء میں پارما سے' ۱۴۸۹ء میں میلان سے' اور ۱۴۹۲ء میں ٹسکنی سے جلاوطن کر دیئے گئے۔

ٹھوکریں کھاتے اور گھروں اور دکانوں کو آگ میں جلتا چھوڑتے یہ یہودی کبھی کسی ملک اور کبھی کسی ملک کی خاک چھانتے رہے۔ اسپین میں یہ لوگ بہت آرام سے تھے کہ وہاں مسلمانوں کی حکومت تھی۔ یہ وہاں کے کاروبار پر چھائے ہوئے تھے۔ ذمی تھے اس لئے ان پر جہاد نافذ تھا اور نہ جنگ میں ساتھ دینا' لیکن جس دن فرڈینڈ اور ازبیلا نے غرناطہ فتح کیا اور اندلس کی مسلمان حکومت ختم ہوئی تو مسلمانوں پر تو عذاب آیا ہی کہ وہ وہاں کے حکمران تھے' عیسائی حکمران ان یہودیوں کو بھی ناقابل معافی سمجھتے تھے۔ فوجوں کے غول جب ان کے گھروں پر ٹوٹے تو اسی ہزار یہودی سرحد پار کر کے پرتگال چلے گئے اور پچاس ہزار یہودیوں کو مسلمانوں کی سلطنت عثمانیہ کے مرکز ترکی میں پناہ ملی۔ ادھر باقی ماندہ ستر ہزار یہودیوں نے جان بچانے کے لئے عیسائیت قبول کر لی لیکن ان کے

اوریا مقبول جان

خلاف بھی نفرت اور غصہ کم نہ ہوا۔ یہ یہودی اعلیٰ سطح کے پادری بھی بنے لیکن ان پر کسی نے اعتبار نہ کیا اور ایسے فسادات ہوئے کہ نہ ان کی املاک باقی رہیں اور نہ جانیں۔

یہ لوگ ایک مخصوص علاقے (Ghetto) میں رکھے جاتے' انہیں خاص لباس پہننے کو کہا جاتا۔ یہ آہستہ آہستہ روس اور پولینڈ میں آباد ہوئے اور جنگ عظیم اول کے بعد انہوں نے ایک جماعت اگودات اسرائیل بنائی۔ مخصوص علاقوں سے باہر نکلنا شروع ہوئے۔ لبادہ اوڑھ کر معاشروں میں گھسے۔ ترکی میں مسلمان بن گئے اور اپنے آپ کو دومنیہ کہلانے لگے۔ اس خاندان کا ایک فرد مسلمانوں کی خلافت عثمانیہ کے زوال کا باعث بنا اور ترکی جس نے اس کے آباؤ اجداد کو پناہ دی تھی' وہاں مسلمانوں کے مذہب کی ہر نشانی کو مٹانے کے درپے ہو گیا۔ ترکوں سے اسلام کی ہر اساس چھیننے کی کوشش کی گئی۔ دوسری جانب روس میں ان کی چالوں اور دھوکہ دہی نے لوگوں میں ان کے خلاف نفرت کو ابھارا۔ ادھر جنگ عظیم دوم میں جہاں یورپ کو اپنے باہر کے دشمنوں سے جنگ کرنا پڑی' وہاں اندر کے یہودیوں سے بھی لڑنا پڑا۔ لاکھوں مارے گئے لیکن اس جنگ کے بعد انہیں اپنے ملک سے بے وفائیوں کے صلے میں اسرائیل کا علاقہ تحفے میں دے دیا گیا۔ اور پھر یہودی اپنے اس خواب کی تکمیل دیکھنے لگے کہ کیسے عیسائیوں اور مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر خود تماشا دیکھا جاتا ہے۔

یہ سارا پس منظر میں نے اس لئے بیان کیا کہ آج سے چند ماہ قبل یعنی اکتوبر ۲۰۰۳ء میں یورپی یونین نے ایک سروے کروایا تاکہ پتا چلے کہ لوگوں کی نظر میں سب سے بڑا دہشت گرد ملک کون سا ہے؟ یہ وہ زمانہ ہے جب پگڑی اور داڑھی دہشت کی علامت ہے اور حجاب فرسودہ روایات کی۔ یورپ کے ملکوں کے سروے کے بعد یورپی یونین انگشت بدنداں رہ گئی۔ ساٹھ فیصد لوگوں نے یک زبان ہو کر کہا: "دنیا کا سب سے بڑا دہشت

گرد اسرائیل ہے۔''اس سروے کے بعد صرف دو ملکوں کو غصہ آیا' ایک امریکہ اور دوسرا اسرائیل۔

اور پھر ان دونوں ملکوں نے یورپی یونین پر اس قدر دباؤ ڈالا کہ انہوں نے اس سال یعنی ۲۰۰۴ء فروری کے دوسرے ہفتے میں برسلز میں ایک کانفرنس بلائی کہ ہم یورپ میں یہودیوں کے خلاف نفرت کا کیسے خاتمہ کر سکتے ہیں؟ جس وقت یہ کانفرنس ہو رہی تھی ان دنوں پورے یورپ میں ان کی عبادت گاہوں پر' اسکولوں پر یہاں تک کہ ان کی قبروں پر پیٹرول بموں سے حملے ہو رہے تھے۔ یورپی یونین کے صدر نے کہا کہ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ تعلیمی اداروں' پولیس والوں حتیٰ کہ عدلیہ میں بھی یہودیوں کے خلاف غم وغصہ کہاں سے آ گیا ہے؟ اسرائیل کے وزیروں نے کہا کہ ہم یورپ کو وارننگ دیتے ہیں کہ یہ نفرت اور غصہ انہیں بھی لپیٹ میں لے لے گا۔ مسلمانوں کے خلاف زہر اگلا گیا اور یورپ کے لیڈروں کو اخلاقی طور پر بددیانت کہا گیا۔

ادھر عوام کا حال یہ تھا کہ فرانس کے ایک تھیٹر میں ان کے مشہور مزاحیہ اداکار ڈیوڈنی نے جب ایک یہودی مذہبی رہنما کا کردار ادا کرتے ہوئے آخر میں ہٹلر کی طرح سیلوٹ کیا تو پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا لیکن خوفزدہ انتظامیہ نے اس مزاحیہ اداکار کی تھیٹروں میں نمائش رکوا دی۔

آج دنیا میں یہودیوں سے نفرت کا نہ تو عالم بدلا ہے اور نہ ہی انہیں دنیا کا کوئی خطہ دل سے قبول کرتا ہے' لیکن مار کھاتے ہوئے یہ یہودی صرف اس لئے غالب ہیں کہ نہ انہوں نے اپنی روایات کو چھوڑا اور نہ اپنے درمیان نفرت کو جگہ لینے دی۔ ان کے گھر آج بھی ٹیلی ویژن سے محروم' کھانے میں حلال گوشت' سروں پر مخصوص ٹوپی اور دنیا پر چھانے کی لگن' وہ نہ یہودی کہلانے سے شرمندہ ہوتے ہیں اور نہ کسی کی طاقت سے مرعوب۔

ان میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ اگر ہم یورپ سے نہیں ڈریں گے تو وہ ہمارا قورمہ بنا دے گا۔ انہوں نے مصلحت کے نام پر بھی اپنے اوپر خوف مسلط نہیں ہونے دیا۔ کوئی ہے جو آج صرف اتنا کہہ دے کہ ہم پر براوقت مسلط ہے لیکن اس کا علاج خوفزدہ زندگی نہیں بلکہ جرأت اور آبرو کی تڑپ ہے۔ شاید یہ فقرہ میرے ہی آباؤ اجداد کا تھا: ''گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے''۔ ہم عزت کی زندگی گزار سکتے ہیں۔ شرط صرف یہ ہے کہ سرنگاپٹم کے قلعے پر حکمرانی شیر کی ہو۔

(بشکریہ روزنامہ ''جنگ'' کراچی)

عصر جدید کے درپیش اہم مسائل کے اسلامی حل کے لئے دلچسپ علمی تحقیقات پر مشتمل

سہ ماہی ''المباحث الاسلامیہ''

☆......سائنس و ٹیکنالوجی کی تحقیقات و ایجادات سے پیش آنے والے مسائل کا فقہی حل۔ ☆...... امت مسلمہ کو درپیش چیلنجوں کا جواب اور ابہامات واشکالات کا بہترین ازالہ۔ ☆......میڈیکل سائنس کی تحقیق و تخلیق سے پیش آمدہ مسائل کا قرآن و سنت کی روشنی میں جائزہ۔ ☆......کتاب' سنت' اجماع' قیاس' اجتہاد اور علوم فقہ پر دلچسپ علمی تحریریں۔ ☆...... ائمہ اربعہؒ اور بالخصوص امام اعظم ابوحنیفہؒ اور فقہ حنفی کے امتیازی فقہی پہلو۔ ☆......اسلامی نظام و قوانین کی امتیازی خصوصیات اور دیگر نظاموں پر اس کی برتری۔ ☆...... عصر جدید کے فتنوں کا بہترین تعاقب اور دفاع اسلام کی ایک تحریک۔ ☆...... اسلامی فکر و نظر کی مختلف ضروری جہات پر علمی مضامین کی اشاعت۔ ☆...... سود کی آلائشوں سے پاک اسلامی معیشت اور اسلامی بینکاری سے متعلق بہترین تحریریں۔ ☆...... عالمی معیار کا اولین جامع علمی و تحقیقی اسلامی مجلہ باقاعدہ حوالہ جات کے ساتھ۔

اس خالص دینی' علمی مجلّہ کا خریدار بننا' اس کی اشاعت میں تعاون کرنا سب کا بنیادی دینی فریضہ ہے۔
امید ہے کہ اس علمی کام میں ہمارے ساتھ شریک ہو کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ واللہ ولی التوفیق۔

بانی و نگران: مولانا سید نصیب علی شاہ (ایم این اے)

برائے رابطہ: ڈاکخانہ جامعہ المرکز الاسلامی بنوں' پاکستان — قیمت فی شمارہ 55روپے — سالانہ چندہ 220روپے

فون: 0928-310353 فیکس: 310355 ای میل ایڈریس: almarkazulislami@maktoob.com

اخبار عالم پر ایک نظر

قادیانی گروہ سیرت طیبہ کو مسخ کرنے کی کوشش کر رہا ہے

ملتان (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا بشیر احمد' مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی اور دیگر نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ربیع الاول کے مقدس مہینے میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کے سدباب کے لئے خصوصی لائحہ عمل ترتیب دیا جائے۔ حکومت محض سیرت کانفرنسوں کے انعقاد تک محدود نہ رہے بلکہ سیرت کے پیغام کو عام کرنے اور دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے عملی اقدامات بھی کرے۔ قادیانی گروہ سیرت طیبہ کو مسخ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ امت مسلمہ اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو لازم پکڑے۔ قادیانیوں کی جانب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت تمام انبیائے کرام علیہم السلام' صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ کی کھلے عام توہین ناقابل برداشت ہے۔ قادیانی لٹریچر ملک میں اشتعال انگیزی پھیلانے کا ایک بہت بڑا محرک ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی نبوت کو اپنی جھوٹی دعوت کو پھیلانے کی اجازت نہیں دی بلکہ اس کا سختی سے سدباب کیا۔ حکومت قادیانیوں کے حوالے سے اسی روش کی پیروی کرے اور انہیں ملک میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے سے روکے۔

امریکا میں اسلام کو دبانے کی کوششیں ترک کردی جائیں تو مستقبل میں اسلام امریکا کا سب سے بڑا مذہب ہوگا: مولانا منظور احمد الحسینی

لندن (نمائندہ خصوصی) اگر امریکا میں اسلام کو دبانے کی کوششیں ترک کردی جائیں تو مستقبل میں اسلام امریکا کا سب سے بڑا مذہب ہوگا۔ دہشت گردی کے حوالے سے دی جانے والی مغربی ذرائع ابلاغ کی اکثر رپورٹیں جھوٹی اور تعصب پر مبنی ہیں۔ امریکا اور یورپ میں ذرائع ابلاغ کے ذریعہ صرف مساجد و مدارس اور مسلمانوں ہی کی نہیں بلکہ اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین بھی کی جارہی ہے۔ مسلمانوں کو ہر شعبہ ہائے زندگی سے دور رکھنے کی منصوبہ بندی ہورہی ہے۔ امریکا اور یورپ میں قائم دینی مدارس اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈے کا سدباب کریں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' صاحبزادہ سعید احمد اور مولانا منظور احمد الحسینی نے مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان ہر قسم کی دہشت گردی کی مخالفت کرتے ہیں' اس لئے ان پر دہشت گردی میں ملوث ہونے کا الزام سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ دہشت گردوں کا نہ کوئی مذہب ہے اور نہ وہ دینی مدارس سے کسی قسم کا تعلق رکھتے ہیں۔ دینی مدارس کا نصاب دہشت گردی کی مذمت کرتا ہے اور امن و آشتی کی تعلیم دیتا ہے۔ مسلمانوں کے کسی مکتبہ فکر کو دہشت گردی کا علمبردار قرار نہیں دیا جاسکتا۔

قادیانی لابی پاکستان کی ایٹمی طاقت کو ختم کرنے کے درپے ہے: ختم نبوت کانفرنس سکھر سے مقررین کا خطاب

سکھر (نمائندہ خصوصی) عراق' فلسطین اور افغانستان میں اسلام اور مسلمانوں کو ختم کرنے کی سازشیں ہورہی ہیں۔ وانا آپریشن دیندار طبقے اور پاکستانی فوج کو لڑانے کی امریکی سازش ہے۔ قادیانی لابی امریکا کے ساتھ مل کر پاکستان کی ایٹمی طاقت کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر اپنوں اور قادیانیوں کی سازشوں کا شکار ہوئے

ہیں۔ جہاد کا انکار سب سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا۔ان خیالات کا اظہار متحدہ مجلس عمل کے قائدین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے میونسپل اسٹیڈیم سکھر میں منعقد ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ عراق، فلسطین اور افغانستان میں اسلام اور مسلمانوں کو ختم کرنے کی سازشیں ہورہی ہیں۔ بش کی اسلام دشمن پالیسیاں عالمی امن کے لئے خطرہ ہیں۔ تہذیبوں کے تصادم کے ذریعہ دنیا میں قیام امن ناممکن ہے۔ امریکا اور یورپی ممالک طاقت کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کو دبانے کی پالیسی ترک کردیں۔ بیوروکریسی میں موجود پانچ سوسے زائد قادیانی افسران ملکی سالمیت کے لئے سنگین خطرہ ہیں۔ متحدہ مجلس عمل عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور نفاذ شریعت کیلئے پاکستان میں اپنی آئینی جدوجہد جاری رکھے گی۔ اسلامی نظام کو نافذ کئے بغیر اسلامی ممالک اپنی داخلی مشکلات پر قابو نہیں پاسکتے۔ حافظ حسین احمد نے کہا کہ وانا آپریشن دیندار طبقے اور پاکستانی فوج کو لڑانے کی امریکی سازش ہے۔ ملک کو سیکولر بنانے کی ہر کوشش کی راہ میں متحدہ مجلس عمل دیوار بن کر حائل ہوجائے گی۔ قادیانیت کا مسئلہ پہلے بھی تمام مکاتب فکر نے متفقہ طور پر حل کیا تھا اور اب بھی تمام مکاتب فکر کی ترجمان متحدہ مجلس عمل قادیانیوں کو نکیل ڈالے گی۔ قادیانیوں کے خلاف مزید قانون سازی وقت کا تقاضہ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری جنرل مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان اپنوں اور قادیانیوں کی سازشوں کا شکار ہوئے ہیں۔ قادیانی موجودہ حکومت کے گرد اپنا گھیرا تنگ کررہے ہیں۔ ملک میں امن وامان کا مسئلہ پیدا کرنے میں سب سے بڑا ہاتھ کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کا ہے۔ انتظامیہ قادیانیوں کی سرپرستی کرنا چھوڑ دے۔ پوری دنیا میں قادیانی این جی اوز کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ قادیانیوں کو ہرصورت میں آئین پاکستان کا پابند بنایا جائے۔ مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ قادیانی لابی امریکا کے ساتھ مل کر پاکستان کی ایٹمی طاقت کو ختم

HB®
TRUSTABLE
MARK
Hameed®
BROS
JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhaḥ-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

کرنے کے درپے ہے۔ انہی کے ایما پر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو ناکام بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ عراق کی تباہی اور بغداد میں قتل عام پر قادیانیوں نے جشن منائے اور گھی کے چراغ جلائے۔ قادیانی عراق میں امریکا کے لئے لارنس آف عربیہ کا کردار ادا کررہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ جہاد کا انکار سب سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا۔ آج بھی قادیانیوں کے چھوٹا قادیانیوں کی ایما پر جہاد کا انکار کررہے ہیں۔ ہر قادیانی عقیدۂ ختم نبوت کا منکر ہے۔ قادیانیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو جنم ہوئے۔ ان کے بقول پہلے جنم میں آپؐ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور دوسرے جنم میں قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں پیدا ہوئے (نعوذ باللہ)۔ قادیانیوں کی مذہبی کتابیں توہین رسالتؐ سے بھری پڑی ہیں' اس لئے تمام قادیانی عبادت گاہوں سے ان کی مذہبی کتابوں کو ضبط کرکے انہیں تلف کیا جائے۔ حکومت قادیانیوں کو مساجد کی شکل میں اپنی عبادت گاہوں کی تعمیر سے روکے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ قادیانی امام مہدی اور مسیح موعود کی اصطلاحات استعمال کرکے سادہ لوح افراد کو گمراہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق امام مہدی سیّد ہوں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا نام محمد اور ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ مسیح علیہ السلام اس وقت آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور قرب قیامت میں دجال کو قتل کرنے کے لئے آسمان سے زمین پر دمشق کی جامع مسجد کے شرقی مینارہ پر نازل ہوں گے اور امام مہدی کے ساتھ مل کر جہاد کریں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی اور مسیح موعود کی ان علامات پر پورا نہیں اترتا' اس لئے وہ اپنے دعویٔ مسیحیت اور دعویٔ مہدویت میں جھوٹا ہے۔ اس لحاظ سے مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت بطریق اولیٰ غلط ہے۔

اسلام دشمن ممالک قادیانیوں کو دہشت گردی کی تربیت دے رہے ہیں: علمائے کرام

سکھر (نمائندہ خصوصی) ملک کو قادیانی اسٹیٹ نہیں بننے دیں گے۔ اسلام کے خاتمے کی کوششیں کرنے والے اپنے عزائم میں ناکام رہیں گے۔ مسلمان دنیا سے اصلی دہشت گردوں کو ختم کرکے رہیں گے۔ اسلام کو کچلنے کی کوششوں کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ مختلف اسلام دشمن ممالک قادیانیوں کو دہشت گردی کی تربیت دے رہے ہیں تاکہ مسلم ممالک کے امن کو تہہ وبالا کیا جاسکے۔ اسلامی دنیا قادیانیوں اور یہودیوں کے اسلام دشمن عزائم کے خلاف میدان عمل میں اتر آئے۔ ملک میں فرقہ واریت کو اجاگر کرنے میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ قادیانی عقائد اسلامی عقائد سے متصادم ہیں۔ اندرون سندھ امدادی سرگرمیوں کی آڑ میں قادیانیت پھیلانے کی کوششیں ناکام بنادی جائیں گی۔ ان خیالات کا اظہار سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی اختتامی نشست سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اسعد تھانوی' ڈاکٹر خالد محمود سومرو' قاری خلیل احمد بندھانی' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا عبدالصمد ہالیجوی' مولانا سراج احمد امروٹی' مولانا عبدالعزیز پیر شریف' مفتی محمد جمیل خان' مولانا میر محمد میرک' مولانا بشیر احمد' مولانا عبدالرزاق میکھو' مولانا محمد حسین ناصر نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کے مختلف اضلاع میں قادیانیوں نے ہسپتالوں اور این جی اوز کی آڑ میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کی مہم شروع کررکھی ہے جبکہ دوسری طرف مسلمانوں کی امدادی تنظیموں کے فنڈز منجمد کردیئے گئے ہیں تاکہ سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانیوں کے پھندے میں مکمل طور پر جکڑ دیا جائے۔ ہم ایسی کسی مہم کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور اندرون سندھ قادیانیوں کا ناطقہ بند کردیا جائے گا۔ عالمی سطح پر قادیانی اسلام دشمن قوتوں کے ٹاؤٹ کا کردار ادا کررہے ہیں۔ عراق اور افغانستان کی فتح پر جشن منانے والے اپنے انجام سے دور نہیں ہیں۔ امریکا اور یورپی ممالک قادیانیوں کی پروپیگنڈا مہم سے متاثر ہوکر پاکستان سمیت دیگر مسلم ممالک کے خلاف منفی اور یکطرفہ رپورٹیں مرتب کررہے ہیں۔ مغرب مسلمانوں کے خلاف اپنا منفی رویہ فی الفور تبدیل کرے۔ حکومت قادیانیوں کے بارے میں نرم رویہ اختیار کرنے سے گریز کرے اور انہیں آئین اور قانون کے دائرے میں رہنے کا پابند کرے۔ قادیانیوں کی غیر آئینی اور غیر قانونی ارتدادی سرگرمیاں کسی صورت برداشت نہیں کی جائیں گی۔

مولانا اللہ وسایا کے صوبہ سندھ میں ولولہ انگیز خطابات

پنوں عاقل (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے گزشتہ دنوں صوبہ سندھ کا چار روزہ دورہ کیا۔ اس دوران آپ نے ۳۱/مارچ کو عشاء کے بعد پنوں عاقل میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا۔ یکم اپریل کو جامع مسجد صدیق اکبرؓ خیر پور میرس میں سیرت خاتم المعصومین کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس سفر میں مجلس کے مرکزی رہنما مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مقامی مبلغین مولانا محمد حسین ناصر (سکھر)' مولانا خان محمد جمالی (تھرپارکر)' آپ کے ہمراہ رہے۔ ۲/اپریل کو بعد نماز عشاء ٹنڈو آدم میں ختم نبوت کانفرنس کے عظیم اجتماع سے آپ نے خطاب کیا۔ ۳/اپریل کو جامعہ صدیق اکبرؓ ٹنڈو الہ یار میں جلسہ ختم نبوت سے آپ نے ایک گھنٹہ خطاب کیا۔ اگلے روز آپ براستہ حیدرآباد' ملتان واپس روانہ ہوگئے۔

ختم نبوت کی تحریک ایک الہامی تحریک ہے: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حاجی پور (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا ہے کہ ختم نبوت کی تحریک ایک الہامی تحریک ہے' جس کی پشت پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہیں۔ وہ یہاں جامع مسجد صدیقیہ میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنے تفصیلی خطاب میں کہا کہ دسیوں علمائے کرام اور مشائخ عظام ایسے گزرے ہیں جنہیں خواب میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیت کے تعاقب کا حکم فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ تحریک ختم نبوت کی قیادت باسعادت ہمیشہ اہل اللہ کے ہاتھوں میں رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ برصغیر میں تحریک ختم نبوت کے اصل بانی اور الہامی قائد امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ تھے جن کی توجہات سے علمائے دیوبند نے من حیث الجماعت قادیانیت کے تعاقب کو اپنا وظیفہ حیات قرار دیا۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے حضرت

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ:
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر بیعت کرکے انہیں امیر شریعت مقرر کیا جبکہ مفکر پاکستان علامہ اقبال اور بابائے صحافت مولانا ظفر علی خان کو بھی تحفظ ختم نبوت کا حکم فرمایا۔ اس موقع پر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حافظ الحدیث والقرآن مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ واضح رہے کہ حضرت درخواستیؒ مذکورہ بالا مسجد میں مولانا حافظ محمد صدیقؒ حاجی پوری سے کچھ عرصہ تعلیم حاصل کرتے رہے تھے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ساتھ علاقائی جماعتی مبلغ قاری محمد یوسف نقشبندی بھی تشریف لائے اور انہوں نے بھی ایک مسجد میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔

ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا: مولانا نذیر احمد تونسوی

کراچی (نمائندہ خصوصی) جامع مسجد شمیم بھٹائی کالونی میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا نذیر احمد تونسوی اور مولانا محمد نجیب نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا میں تشریف آوری پوری انسانیت کے لئے باعث رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور نبوت و رسالت کا سلسلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ختم کردیا ہے۔ اب تا قیامت پوری انسانیت کی رہنمائی کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ایک بہترین نمونہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرکے ہی انسان کامیابی سے ہمکنار ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کا انتہائی ضروری اور بنیادی عقیدہ ہے جس پر ایمان رکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا منکر درحقیقت پورے دین اسلام اور ناموس رسالتؐ کا کھلا دشمن ہے اور اس کا تعاقب کرنا ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اسلام اور مسلمانوں کے کھلے دشمن ہیں۔ اگر ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا نوٹس نہ لیا جاتا تو آج یہ فتنہ ملک وملت کو شدید نقصان پہنچا چکا ہوتا۔ آج بھی ملک میں کلیدی عہدوں پر براجمان قادیانی ملک کے لئے سنگین خطرات کا باعث ہیں‘ اس لئے انہیں فوراً برطرف کیا جائے۔

امت محمدیہؐ کی وحدت کا راز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت میں پنہاں ہے: علمائے کرام

کراچی (نمائندہ ختم نبوت) جامع مسجد صدیق اکبرؓ ڈیفنس میں سیرت النبیؐ کے حوالے سے منعقدہ ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل محمد‘ مولانا نذیر احمد تونسوی‘ مولانا عبدالغفور ندیم‘ مولانا محمد الیاس‘ مولانا فیض اللہ اور دیگر علمائے کرام نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت میں امت محمدیہؐ کی وحدت کا راز مضمر ہے‘ اس لئے چودہ سو سالہ تاریخ اسلامی کے دور میں کسی بھی وقت اس مسئلہ پر امت دو رائے کا شکار نہیں ہوئی۔ جب بھی کسی بدبخت نے مسلمانوں کے اس متفقہ عقیدہ کے خلاف سازش کی تو امت مسلمہ نے اسے سرطان کی طرح اپنے جسم سے الگ کردیا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور منکرین ختم نبوت کا استیصال دین اسلام کا ایک انتہائی اہم فریضہ ہے۔ سب سے پہلے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ میں پیدا ہونے والے جھوٹے مدعیان نبوت کا استیصال کرکے امت کو اپنے مبارک عمل سے جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی کا عملی نمونہ پیش فرمایا اور خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ نے بارہ سو صحابہ کرامؓ کی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے اس عقیدہ کے تحفظ کی جانب امت کو متوجہ کیا اور اس کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیان کی انگریزی نبوت‘ ملی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی ایک خطرناک سازش تھی جسے علمائے امت نے بے نقاب کرکے قادیانی فتنے کو قانونی طور پر اپنے منطقی انجام تک پہنچایا۔ اب پھر قادیانیت کی مردہ لاش میں جان ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے جسے کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے تعلیمی نصاب میں حالیہ تبدیلی ایک خطرناک سازش کا حصہ ہے۔ اس سازش میں ملوث افراد کو قوم کے سامنے بے نقاب کرکے عبرتناک سزا دی جائے۔

روح کی غذا اللہ کا ذکر ہے: مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

مانسہرہ (پ ر) روح کی غذا اللہ کا ذکر ہے۔ دنیا کی بہاروں کو دیکھ کر اپنے رب کو نہیں

بھولنا چاہئے۔ اللہ کے انتقام سے غافل ہونا انسان کے لئے مناسب نہیں۔ جو لوگ اللہ کی یاد سے غافل ہیں ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار جامع مسجد صدیق اکبرؓ مانسہرہ کے خطیب مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ کریم کے کرم پر نگاہ کرتے ہوئے ہمیشہ اللہ کا شکر ادا کیا جائے۔ جب بندہ اللہ سے منہ موڑ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف توجہ نہیں کرتا۔

انہوں نے کہا کہ دل کی صفائی اللہ کی یاد سے ہے۔ جو لوگ یاد الٰہی سے غافل ہیں وہ قبر میں سکھ نہیں پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے سے کہا ہے کہ میری رضا کو طلب کر، میری جستجو کر۔ انسان خود اپنی ذات کے ساتھ مکر و فریب کر رہا ہے۔ مرنے کے بعد حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔ بہار کو دیکھ کر خزاں کے دن بھول جانا عقل مند انسان کا کام نہیں۔ رزق حلال کھا کر اللہ کو راضی کریں۔ اسی میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہے۔

قادیانی ملک میں فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں: علامہ حمادی

ٹنڈو آدم (نمائندہ خصوصی) قادیانی ملک میں فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں اور خود کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ حکومت انہیں آئین کا پابند بنائے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی نے اپنی زیر صدارت منعقد ہونے والے مجاہدین ختم نبوت کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا خود کو مسلمان کہلوانا یا ایسی کوئی نشانی رکھنا جس سے وہ مسلمان ظاہر ہوتے ہوں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے زمرے میں آتا ہے مگر قادیانی خود کو مسلمان کہہ کر آئین سے بغاوت کر رہے ہیں۔ اس موقع پر مولانا راشد مدنی، مفتی محمد طاہر مکی، حکیم حفظ الرحمٰن، محمد اعظم قریشی، ناصر ندیم مدنی نے بھی خطاب کیا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا نیا موبائل نمبر

احباب نوٹ فرمالیں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا نیا موبائل فون نمبر 0300-6347103 ہے۔ موصوف سے اس نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ناموس رسالتؐ اور عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف ہرزہ سرائی کو عالمی جرم قرار دے کر اس پر پابندی عائد کی جائے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) پاکستان اقوام متحدہ میں یہ قرارداد پیش کرے کہ ناموس رسالتؐ اور عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف ہرزہ سرائی کو عالمی جرم قرار دے کر اس پر پابندی عائد کی جائے۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کے انسانی حقوق کی پامالی اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ قادیانیوں کی مذہبی کتابوں میں انبیائے کرام کی توہین پر مشتمل مواد موجود ہے جو دنیا بھر کے مسلمانوں کے علاوہ عیسائیت اور یہودیت کے پیروکاروں کے لئے بھی مذہبی دل آزاری کا باعث ہے۔ اقوام متحدہ توہین رسالت پر مشتمل قادیانیوں کی تمام مذہبی کتابوں پر پابندی عائد کرے اور دنیا بھر کے تمام ممالک پر زور دے کہ وہ ان کتابوں کو ضبط کریں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد، نائب امیر سید نفیس شاہ الحسینی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی جانب سے اسلام کے نام پر قادیانیت کے فروغ کی کوششوں اور اس مقدس نام کی آڑ میں غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا سدباب وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ مغربی میڈیا اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں بے سروپا، نفرت انگیز اور اشتعال انگیز رپورٹوں اور خبروں کی اشاعت سے گریز کرے اور اسلام کی حقیقی امن پسندانہ تعلیمات کو اجاگر کرے تاکہ بین المذاہب تصادم سے بچا جا سکے۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کو دیوار سے لگانے کا عمل تشدد کی نئی لہر کو جنم دے سکتا ہے جو عالمی امن کے لئے سنگین خطرہ ہوگی۔ مسلم ممالک مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے خصوصی اقدامات اٹھائیں۔

ابیاتِ مناجاتیہ

سید العارفین حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

مجال ہے کچھ بھی کرسکوں میں جو تو نہ توفیق اے خدا دے تری مشیت ہے سب پہ غالب یہ ہیچ ہیں سب مرے ارادے
بہت دنوں رہ چکا نکما بس اب مجھے کام کا بنادے میں کب سے ہوں محوِ خوابِ غفلت بس اب جگادے بس اب جگادے

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

راہِ طلب میں سوار سب ہیں پیادہ مثلِ غبار میں ہوں ترے گلستاں میں سب گل ہیں بس اک اگر ہوں تو خار میں ہوں
مجھے بھی کچھ ذکر آخرت ہو بہت ہی غفلت شعار میں ہوں رہا میں بیکار زندگی بھر بس اب تو مشغولِ کار میں ہوں

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

تجھے تو معلوم ہے الٰہی بہت ہی گندہ ہے حال میرا گناہ میں آلودہ ہورہا ہے رُواں رُواں بال بال میرا
یہ آخری دن ہے زندگی کے درست کردے مآل میرا تری محبت میں اب جیوں میں اسی میں ہو انتقال میرا

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

کرم سے تیرے بعید کیا ہے جو فضل مجھ پر بھی میرے رب ہو تری مدد ہو مری ہو کشش تری کوشش ہو مری طلب ہو
بدی میں گزری ہے عمر ساری نصیب توفیق نیک اب ہو رہوں میں مشغول ذکر و طاعت بس اب یہی شغل روزِ شب ہو

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

عنایتِ خاص کو الٰہی میں تیرے قربان عام کردے اس اپنے ادنیٰ غلام کو بھی نصیب اب قرب نام کردے
میں ہائے کب تک رہوں ادھورا بس اب تو پُر میرا جام کردے فنا کا وہ درجہ اب عطا ہو جو کام میرا تمام کردے

ہر دم کروں میں اے میرے باری اللہ اللہ اللہ اللہ
جب سانس لوں میں ہوجائے جاری اللہ اللہ اللہ اللہ

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختمِ نبوّة

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

ختم نبوّة

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرتِ رسولِ آخریںؐ، سیرتِ الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

- خریدار بنیئے — بنائیے
- اشتہارات دیجئے
- مالی امداد فراہم کیجئے

اِنشاءاللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے